

التنوير لمذبح ظلام التكميل مسئلہ تکفیر

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی امجد علی قادری اشرفی مدظلہ العالی

مکتبہ اشاعت احسان پاکستان

لاہور، سید اکرام آباد، جال آباد، کراچی، ممبئی

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

عبد السلام اعظم ۱۹۹

SS-II-77

الکتوبریہ تعلیم نظام اکتوبریہ تعلیم نظام

حضرت علامہ مولانا غلام علی قادری اشرفی اودھ کا زوی علیہ الرحمہ

۲۰۰۰

۶۴

جنوری ۲۰۰۵ء

مفت علیہ کا پتہ

جمعیت اشاعت الہیہ پاکستان

مرکزی دفتر نور محمد کاندھلی بازار چمن درگاہی فون 2439799

جمعیت اشاعت اہل سنت ایک خالصتاً مذہبی ادارہ ہے جس کے قیام کا مقصد مسلک اہل حضرت محدث بریلوی نور اللہ مرقدہ کی خدمات اور ان کے جائے گئے اصولوں کو عوام الناس میں متعارف کرنا ہے چاہے وہ کتب کی اشاعت کے ذریعے ہو یا درس و تدریس و اجتماعات و محفل کے ذریعے ہو۔ بحمد اللہ تعالیٰ ان تمام امور میں جمعیت بھی اس فہرست میں شامل ہے جن کو امت محمدیہ علیہ السلام کی تبلیغ کے لئے رب ذوالجلال نے منتخب کیا۔

زیر نظر کتابچہ دراصل "اشرف الرسالہ" میں دیکر رسالے کے ساتھ ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا، چونکہ یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے جو عوام بالخصوص خواص کے لئے مفید ہے اس لئے اسے کتابی صورت میں الگ شائع کیا جا رہا ہے۔ ادارہ امید رکھتا ہے کہ جس طرح ہماری اشاعت کردہ کتب کو عوام و خواص نے سراہا ہے یہی سراہیں گے۔

اصدار۔

۳	مسئلہ تہذیب
۴	مسئلہ تہذیب کے چند مسئلہ اصول
۵	دین ہندی و ماناظر کا اعتزاف حقیقت
۶	ایک ایضہ قصہ داراد کے بھی حکم نظر ماند ہوگا
۷	علامہ امت کا اتباع کہ سید عالم بھی کی شان اقدس میں گستاخی تو جین کفر ہے
۸	سہ سیک کام میں تاہل مقبول نہیں
۸	شہر و ریاست دین میں تاہل کفر کو دفع نہیں کرتی
۹	شہر نبوت کے بارے میں تمام امت کا اتباعی مقیدہ
۱۲	خاتم النبیین کا معنی اہل اہلقت کے نزدیک
۱۲	ختم نبوت اور قرآن کریم
۱۴	خاتم النبیین کی تفسیر و تخریج احادیث صحیحہ مرفوعہ کی روشنی میں
۱۸	خلاصہ کام
۲۹	جانواری، انور شاہ کا شمیری کی زد میں
۳۰	مولوی نسیم احمد اور عمارت تہذیب اناس
۳۳	تہذیب اناس اور دین ہندی و ماناظر
۴۲	دین ہندی کو رکھ و منہد
۵۰	خاتم النبیین کے معنی معنی شیعہ کی زبانی
۵۰	خاتم النبیین اور شاہ کا شمیری کی زبانی
۵۶	سوال ۱۱۲ و فتاویٰ الشان
۶۰	سوال ۱۱۲ و فتاویٰ الشان
۶۱	ایک ایضہ فتویٰ

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده

امام بعد

یہ مقالہ ہدایت قبالہ مجلی مجلسی محترم جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب امر تہری اور پانچویں جناب اختر شاہ جہاں پوری اور دیگر جناب کی فرمائش پر تحریر کیا گیا ہے۔

اس مقالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت قدس سرہ اعز بز نے بنی اکابر دین ہندی تہذیب کی ہے وہ بالکل برحق ہے دین ہندیوں کی وہ عمارت متع کفر اور گستاخی میں ہرگز موقوف نہیں ہیں اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ مندوبہ حسام الخرمین ہدایتی نہیں بلکہ اتھاتی ہیں اکابر علماء عرب و عجم نے اعلیٰ حضرت کے ان فتاویٰ کی تہذیب و توثیق فرمائی ہے فقیر نے سر دست اس مقالہ میں اولاً تو چند مسئلہ اصول نقل کئے ہیں جو مسئلہ تہذیب کو صحیح طور پر سمجھنے میں ضروری مقدمہ کی حیثیت رکھتے ہیں بعد ازاں مسئلہ ختم نبوت میں امت مسلمہ کا اتباعی مقیدہ بیان کیا ہے پھر کتاب و سنت سے اس کا ثبوت فقہی اس کے بعد تہذیب اناس کی عمارت کفر یہ مع ان کی شرح کے بیان کی گئی ہیں اور آخر میں ان تمام آیات و روایات کا سہہ کا تقابلی طور پر پوسٹ مارٹم کیا ہے جو دین ہندی و ماناظرین اور مجرمین نے ہاتھ توڑی کی عمارت کو کفر سے بچانے کے لئے ہے جیسے جیسے بیان کی ہیں اور وہ آیات و روایات حقیقت میں تمام دین ہندی علماء کی محنت اور کوشش کا آخری نتیجہ ہیں اسی لئے مولوی محمد منظور منٹولی نے ان تقریقات اور مردودات کا نام بھی معرکہ الحکم الملقب یہ فیصلہ کن مناظرہ رکھا ہے یہ مقالہ فی الحال مجموعہ انوار مرصعہ کے لئے مرصع کیا گیا ہے مگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہو تو اس میں باقی عمارت دین ہندیہ کی تقابلی بحث شامل کی جائیگی اور انکے بھی اس کو شائع کیا جائیگا۔ (مقدمہ بمعیت اشاعت اہل سنت کو یہ عبارت حاصل ہوئی ادارہ)

اختر شاہ غلام علی القادری مخدوم والدیہ و لسانی اوکاڑا

مسئلہ تکفیر کے متعلق چند مسلمہ اصول

کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے:

۱۔ علماء اسلام جلد باریں نہ فروری اور غلطیات اور اجتہادی امور میں کوئی تکفیر کرتا ہے بلکہ جب تک آفتاب کی طرح کفر ظاہر نہ ہو جائے یہ مقدمہ جماعت کبھی ایسی جرات نہیں کرتی حتیٰ التوح کا نام میں تاویل کر کے صحیح مقلی بیان کرتے ہیں مگر جب کسی کا دل ہی جہنم میں جانے کو پیا ہے اور وہ خود ہی اسلام کے وسیع دائرہ سے خارج ہو جائے تو علماء اسلام مجبور ہیں جس طرح مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے اس طرح کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے لہذا، نے بہت احتیاط کی مگر جب کالم میں تاویل کی کجائش نہ رہے اور کفر آفتاب کی طرح روشن ہو جائے تو بڑے بڑے عقیدے کے چارہاں کیا ہے۔

۱۱۔ ایسے وقت میں اگر علماء نکوت کریں اور خلعت گمراہ ہو جائے تو اس کا وبال کس پر ہوگا؟ آخر علماء کا کام کیا ہے؟ جب وہ کلمہ اور اسلام میں فرق بھی نہ جانتا ہیں تو اور کیا کریں گے؟

۱۲۔ عظیم الہام کی تعظیم کرنی اور توہین نہ کرنا ضروریات دین سے ہے۔

۱۳۔ احتیاطاً جیسے کسی مسلمان کو اقرار تو حیدر و رسالت وغیرہ عقائد اسلامیہ کی وجہ سے کافر کہنا کفر ہے کیونکہ اس نے اسلام کو کفر بتایا اس طرح کسی کافر کو عقائد کفریہ کے باوجود مسلمان کہنا بھی کفر ہے کیونکہ اس نے کفر کو اسلام بتایا حالانکہ کفر کفر ہے اسلام اسلام ہے اس مسئلہ کو مسلمان خوب اچھی طرح سمجھ لیں ان کفر لوگ اس میں احتیاطاً کرتے ہیں حالانکہ احتیاط یہی ہے کہ جو کفر ضروریات دین ہوا اسے کافر کہنا جائے، کیا منافقین تو حیدر و رسالت کا اقرار نہ کرتے تھے؟ یا انچوں وقت قبلہ کی طرف نماز نہ پڑھتے تھے؟ مسئلہ کذاب وغیرہ عجائبات اہل قبلہ نہ تھے؟ انہیں بھی مسلمان کہے؟

۱۔ اشدھاد اب ص ۲۔

۲۔ اشدھاد اب ص ۳۔

۳۔ اشدھاد اب ص ۹۔

۴۔ اشدھاد اب ص ۹۰۔ اس بیان کا رد اور جس کا رد مصلحتی کفر و ایمان، مقلی مہر شیعہ۔

۱۴۔ کافر اور مرتد کو کافر اور مرتد نہ کہے، یہ بھی کافر ہے۔

۱۵۔ ابو ہریرہؓ نے منظر کا اختصار فقہیت اہل حضرت مولانا رحمہ اللہ رضا خاں صاحب کا فتویٰ بالکل صحیح ہے چنانچہ مولوی مرتضیٰ حسن درمختلی لکھتے ہیں: بعض علماء ابو ہریرہؓ کو خان صاحب بریلوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں جانتے (جیسا کہ قاسم بن لؤوی نے تقدیر اناس میں لکھا ہے) چنانچہ اسے علم کا دل ہی جہنم میں جانے کو پیا ہے (جیسا کہ حلفہ الہیہ میں فتاویٰ کی عبارت) شیطان کے علم کو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علم سے زیادہ کہتے ہیں تمام علماء ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ خان صاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے مرتد ہے ملعون ہے لا وہیم بھی تمہارے فتوے پر دھتکا کرتے ہیں بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے یہ عقائد ہے ملک کفر یہ عقائد ہیں۔

۱۶۔ اگر خان صاحب کے نزدیک بعض علماء ابو ہریرہؓ کو اپنے ہی جیسے جیسا کہ انہوں نے سمجھا تو خان صاحب پر ان علماء ابو ہریرہؓ کی غیر فرضی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے جیسے علماء اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر کے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علماء اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں جاسے وہ لاہوری ہوں یا قادیانی وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے۔ کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

۱۷۔ کلمات کفر کہتے ہیں ان کفریات سے تو نہ کہے اس کا دعویٰ اسلام پر کار ہے۔ درمختلی اس اشدھاد اب میں لکھتا ہے۔

مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ عمارات عجیب کر دیتے ہیں جن میں ختم نبوت کا اقرار ہے مثلاً علیہ السلام کی تعظیم اور عظمت شان کا اقرار ہے اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ مرزا

۱۔ اشدھاد اب ص ۳۰۔ کفار اشدھاد اب ص ۳۰۔ اس بیان۔

۲۔ اشدھاد اب ص ۱۳۔

۳۔ اشدھاد اب ص ۱۳۔

صاحبِ مال کے پیسے کا کفر نہ تھے ایک حد تک مسلمان تھے اور یہ کلمہ جہاں تھے ان سے
ان کے کام میں باطل کے ماحول بھی بہت پہلی عبادتِ فرائض میں۔ جب کوئی ایسی عبادت نہ
دیکھا کہ میں نے جو فلاحی فہم نبوت کے لئے ہیں وہ نہ دیکھا جسے صحیحی ہیں کہ آپ کے بعد
کوئی بھی صحیحی نہ ہوگا یا نبی علیہ السلام کو جو فلاحی چلے گا یا اس کے کفر کا ہوا تھا اس سے کہ
کر کے مسلمان ہوتا ہوں وہ نہ ہے تو مرزا ابی الفاطیہ اسلام میں کے بولتے ہیں اس سے کہ مسلمان
دھوکے میں آجائے ہیں کہ یہ فہم نبوت کے فاعل ہیں یعنی علیہ السلام کی تعلیم کرتے ہیں قرآن
کو بھی مانتے ہیں لیکن معنی و نہیں جو قرآن وہ حدیث سے نکالتے ہیں معنی ان کے وہ ہیں جو مرزا
صاحب نے تصنیف کر کے لکھ کر بنیاد دلائی ہے لہذا جو عبادت مرزا صاحب اور مرزا ابی الفاطیہ کی فلاح
جاتی ہیں جب تک ان مضامین سے صاف تو یہ نہ دیکھا میں یا تو یہ نہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں
(انشاء اللہ اب ص ۱۵)

میں علامہ صاحب کا ترجمہ ص ۴۳ پر لکھتے ہیں:

و كَذَلِكَ لَكُم مِّنْ اَدْعَىٰ جَوْدٍ اَحَدٌ مَّعَ نَبِيْنَا ﷺ اِى فِى رَسْمِهِ كَمُسِيْمَةِ
الْكُذْبِ وَالْاَسْوَدِ الْعَمَسِ اَوْ اِدْعَاةِ نَبْوَةٍ اَحَدٍ بَعْدَهُ فَانَّهُ حَاتِمُ النَّبِيِّينَ بِنَصْرِ
الْعَرَبِ وَالْحَدِيثِ فَلَيْذَا لِكُذْبِكِ لِّلَّهِ وَرَسُولِهِ كَالْبَسْوَةِ (ترجمہ میں الیہود)

فَلَمَّا نِيَّ الْقَاتِبُ ص ۴۴ پر لکھا ہے کہ

مضمون علیہ السلام کے بعد جو کسی نبی کا آنا جائز مانے وہ بھی کافر ہے "او کذب
رسولاً او نبیا او نفعہ بنای منقض کان صغر اسمہ مریداً تفسیرہ او جواز
نبوة احد بعد وجود نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وعیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
نبی قبل فلا یرد" (تحدیث شریف)

اس کے بعد لکھا ہے۔

"فساد مذہبهم غبی عن البیان بشهادة العیان کیف وهو یرد الی تحویر
نبی مع نبینا صلی اللہ علیہ وسلم او بعد وذلک یستلزم لکذیب القرآن اذ قد
نصر علی انه حاتم النبیین واعر المرسلین وفی السنة اما العاقب لانی بعدی
واجمعت الامة علی ابقاء هذا الکلام علی طاهره واحادی المسائل
المشهوره التي کفرنا بها الفلاسفة لعنهم الله تعالى"

(شرح انوار الملواریہ العارفہ اندھاغنی، بابی ربہ اللہ علیہ)

اب متقی محمد شفیع دہلوی کی بھی کہتے۔

"اگر خاتم النبیین اور انہی بعدی میں تاویلات باطلہ کر کے والے کو دائرہ اسلام سے
خارج نہ کیا جائے تو پھر بہت پرست اور مشرکین کو لکھ ان کے معلم و امام و پلیدی کو بھی
دائرہ اسلام سے خارج نہ کیا جائے کہ ان کے تکرار اور جو کوئی ایسی تاویلات باطلہ کر کے امت
کے ایمانی عقائد کو آہ آہ بدعت کی واضح تفسیر بتاتے کی تکذیب کر کے والوں کو امت
اسلامیہ سے علیحدہ کر کے ان کے لئے برا لکھتے ہیں کہ ان سے اسلامیہ اور نبی کو نقصان

پہنچتا ہے ان کی تعداد کم ہوتی ہے یا ان میں تفرق نہ پاتا ہے تو انہیں غور کرنا چاہئے کہ اگر
تفرق اور اختلاف سے پہنچنے کے یہی معنی ہیں تو کوئی چھوٹا کرے اور کیا کرے کہ ان
دائرہ اسلام سے خارج نہ کیا جائے تو پھر ان میں بھی بھر بھر دائرہ نبوت سے ملت کوئی بار
لکھا ہے؟ ایسی بات تاویلات کے ذریعہ تو سارے جہان کے کافروں و ملت اسلامیہ
سے مثال کیا جاسکتے ہیں اگر ایسی ہی رہا داری کرنا ہے تو یہ نہ کہ جانی
ساری قومیں اور سلطنتیں اپنی نبیوں کا ہیں اور یہ گمراہ ایمان کی جھگ ہی تم ہو جائے۔"

"(انوار ایمان قرآن کی روشنی میں ص ۴۸)

عبدالنبوت سے لے کر اب تک تمام امت کے علماء، علماء، مفسرین، محدثین، فقہاء، متعلمین
اور اولیائے عارفین سب کے سب ختم نبوت کے یہی معنی ("مضمون کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا) لکھتے
چلے آئے ہیں اور بطریق تواتر یہ عقیدہ ہم تک پہنچا ہے۔

جس طرح سلف و ذوالکوفہ کے معنی میں کوئی تاویل قابل التفات نہیں اسی طرح ختم نبوت
کے معنی میں بھی کوئی تاویل قابل التفات نہ ہوگی بلکہ ایسے صریح اور مستقیم امور میں تاویل کرنا
استہزاء اور تشویش کے مترادف ہے ("اس بیان ص ۵۰)

آگے لکھا ہے:

"ہمیں اس بحث کی ضرورت نہیں کہ مرزا صاحب (اور ان کو تو ہی صاحب) کی تاویلات
بھلو کی طرف کوئی توجہ کریں دیکھنا یہ ہے کہ جس نبی کی خاتم النبیین کی آیت آتری اس
نے اس آیت کے کیا معنی کیے اور امت کو کیا معنی سمجھے؟ اور عہدہ ہابہ سلف سے کراس
وقت تک پوری امت اس آیت کا کیا معنی سمجھتی رہی؟ کیا تیرہ سو سال کے علماء و امت اور
آئمہ ائمتہ و عربیت کو اتنی بھی خبر نہ تھی جتنا کہ قادیان کے وہ جان (اور نبوت کے بقول
کوہک ایمان) کو کوئی چھوٹی عربی کی خبر تھی؟ ("اس بیان ص ۵۰)

خاتم النبیین کا معنی اہل لغت کے نزدیک:

"الحاتم والحاتم فی اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالفتح اسم ای احرمہم وبالنکسر اسم فاعل (مجمع بحار الأول جلد اول زیر لفظ حتم حاتم البیہر) لانه حتم النبوة ای تعیناً لمحیثہ" یعنی حضور کو خاتم النبیین اس لئے کہتے ہیں کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا یعنی آخر تکلیف آدمی سے اس کو ختم کر دیا (مطالعہ امام ربیع اشعریہ باطنیہ ابن ابی عمیر ص ۳۱۳)

ختم نبوت اور قرآن کریم:

قال اللہ تعالیٰ: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ وکان اللہ جلّ وعلیہ السلام خاتم النبیین یعنی پھر صلی اللہ علیہ وسلم ختم نبوت میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول اور آخر الانبیاء ہیں اور اللہ ہر نبی کو پائے ۱۵ ہے۔

ختم نبوت اور مفسرین عظام:

۱۔ اس آیت میں اللہ خاتم النبیین کی تین قرأتیں ماسوائے اور عاصم کے باقی قرأت خاتم بمعنی "آخر النبیین" ہے بعد اللہ تین سو دو قرأتیں لیکن دنیا ختم النبیین ہے یہ قرأت بھی دلیل ہے معنی ان الذین ختم از نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیکم حسن اور عاصم ہی قرأت خاتم النبیین بمعنی "آخر النبیین" ہے۔ تاہم مکتوبہ میں بھی یہ قرأت خاتمہ مکہ بمعنی آخر مکہ ہے۔ (ابن کثیر جلد ۲ ص ۱۶)

۲۔ روح البانی میں یہ قرأت بیان کرنے کے بعد مزید فرمایا:

"وكونه صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین مما نطق به الكتاب وحسب حجة به السنة واجمعت علیہ الامامة فیکفر مدعی خلافه ویقتل ان اعصر"

یعنی اور نبی کہ پھر صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونے کتاب و سنت سے ثابت

ہے اور اس پر اجماع امت ہے اور اس کے خلاف دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اگر اسرار کرے تو کفر کیا جائے گا (روح البانی جلد ۲ ص ۳۲)

۳۔ ابن کثیر میں ہے:

فہذہ الایۃ نص فی انہ لا نبی بعدہ وان کان لا نبی بعدہ فلا رسول بالطریق الاولى والاخری وبذلك وردت الاحادیث المتواترة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدیث جماعة من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

یعنی یہ آیت اس بارے میں نص ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور جب آپ کے بعد نبی نہیں ہو سکتا تو بطریق اولیٰ اور انب رسول بھی نہیں ہو سکتا (کیونکہ مجبور کے نزدیک نبی رسول سے عام ہے جب عام کی نفی ہوگی تو خاص کی نفی بھی ہو جائے گی) اس مضمون کی احادیث متواترہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جماعت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔

پھر آخر میں فرمایا:

"فمن رحمة اللہ بالعباد لرسال محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم من شریعة لهم حتم الانبياء والرسولین به واکمال الدین الخفیف له وقد احبر اللہ فی کتابہ ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السنة المتواترة عنه انه لا نبی بعدہ یعلموا ان کل من ادعی هذا المقام بعدہ فهو کذاب لکاذب دجال صال مضل"

یعنی پھر حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت خاصہ ہے پھر مزید شرف ہے کہ نبیوں اور رسولوں کو حضور کی تقریف آدمی سے ختم کر دیا اور حضور علیہ السلام نے دین طیبہ کو کامل فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اللہ کے رسول نے سنت متواترہ میں خبر دی ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا جو لوگ جان لیں کہ جو شخص حضور کے بعد منصب نبوت کا دعویٰ کرے وہ کذاب لکاذب دجال اور مضل ہے۔

و منقطع ولا فخر" یعنی میں رسولوں کا قائد ہوں اور یہ فتح نہیں کہہ رہا اور میں آخری نبی ہوں مگر یہ فتح یہ نہیں کہہ رہا اور سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور وہ جس کی سب سے پہلے شفاعت قبول کی جائے گی وہی ہوں لیکن یہ فتح نہیں کہہ رہا ہوں (ہاری: صفحہ ۵۱۴)

۱- عربیہ بن ہاریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ السلام سے راوی فرمایا "اسی عند اللہ مکتوب حاتم السبیس وان ادم لم یسجد فی طینہ" میں نے شک اللہ کے پاس آخری نبی کھنسا ہوا تھا وہاں حاتم علیہ السلام اپنی ٹہنی میں پڑے ہوئے تھے۔

(تحریر ابن حجر، ج ۳ ص ۴۹۶، صفحہ ۵۱۳)

۲- ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا "انا اخر الانبیاء وانتم لآخر الائمہ" میں سب نبیوں سے آخری اور تم سب امتوں سے آخری امت ہو۔

(ابن ماجہ، ۳۷)

۸- سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے "قال رسول اللہ ﷺ لعلی انت منی بطلونہ عازون من موسی الا انہ لا یسعی بعدی" فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے کہ میں اللہ و جدہ اکرم سے کہ تجھے میرے ساتھ وہ بہت ہے جو بارہ علیہ السلام کو نبی علیہ السلام کے ساتھ حق تحقیق شان یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(مسلم، ج ۸ ص ۲۴۸، بخاری، ج ۲ ص ۲۳۳، اللہ اعلم)

۹- عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "لو کان بعدی عمر ابن الخطاب" اگر (بخاری، ج ۸ ص ۲۴۸) میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتا (ترمذی، صفحہ ۵۵۹)

۱۰- انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ "ان الرسل والنساء قد انقطع فلا رسول بعدی ولا نسی" بے شک رسالت اور نبوت کا انقطاع ہو گیا ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی۔

(امد ترمذی، ج ۱ ص ۳۰، ج ۲ ص ۲۴۳)

۱۱- انہ سبکوں فی المئی کذابوں تلاتوں کہ ہم پر عدم الہ نبی وانما حالہم السبیس لا

یسی بعدی (ایہ، ج ۲ ص ۲۴۳، ترمذی، ج ۲ ص ۳۲۳، بخاری، ج ۲ ص ۲۳۳)

یعنی، بے شک میرے بعد میری امت میں ہیں کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

۱۲- یحییٰ روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جس کے آخر میں یہ بھی فرمایا ہے "و انی خاتم النبیین لا یسعی بعدی" میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(روایات احمد، الطبرانی فی المعجم الاوسط، طحاوی، ابن ماجہ، بخاری، ج ۲ ص ۲۳۳)

بارہ کا بعد و متحرک کچھ کر انبی احادیث پر ہی استکفاء کرتا ہوں ورنہ اس بابت میں احادیث کثیرہ وارد ہیں جنہیں امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تصنیف الطیف "بزیار اللہ عدوہ" میں اور مفتی محمد شفیع دیوبندی نے "التم اللہ وقنی الا احادیث" میں جمع کیا ہے۔

غلام کا نام یہ ہے کہ خاتم النبیین کے معنی تو آخر النبیین ہی کے ہیں جس نبی پر یہ آیت اتری اس نے اس آیت کے یہی معنی سمجھے اور یہی سمجھا ہے اور جن صحابہ کرام نے ان نبی سے قرآن اور اس کی تفسیر سنی انہوں نے بھی یہی معنی سمجھے اور اپنے بعد والوں کو بتائے ﴿وَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ﴾ الفرض حق روزِ روشن کی طرح واضح ہے کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں (مسند اہل بیت ص ۴۵)

جملہ ان نبی بعدی "جملہ" خاتم النبیین" کی تفسیر ہے اور لائق جنس کا ہے جو گروہ پر داخل ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد یہی جنس ہی ختم ہے (مسند اہل بیت ص ۴۲)

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ذاتی عرضی اصلی ظنی بروزی قطعی یا غیر قطعی ہی اس زمین میں پاس اور طریقے میں حضور کے زمانہ ظاہری میں یا حضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا بلکہ کسی نبی کا آؤ ممکن ہی نہیں ہے۔

مسند امام احمد اور ترمذی، طبرانی کی روایت کے باقیات اس روایت میں بھی خاتم النبیین کے

بعد ان نبی بعدی البقرہ تحریر مذکور ہے اور اس وجہ سے اس جملہ کا پہلے جملہ پر عطف ناجائز ہو جاتا ہے یا اخت کا قاعدہ ہے کہ جب جملہ ثانویہ جملہ اولیٰ کے لئے عطف بیان ہو، پھر عطف ناجائز ہو جاتا ہے اس لئے کہ عطف نقش چاہتا ہے، لہذا یہ کہ اور عطف بیان چاہتا ہے کمال اختصار اور کمال وحدت اور معارف متبع نہیں ہو سکتی (مسک الختم ص ۲۳)

خلاصہ کلام:

اولیٰ اصل آیت کریمہ خاتم النبیین میں انہی معنی اور احادیث انساب اور اجماع امت بلکہ خود پوچھ دی ملائی نصیر بجات کی رو سے شریعتی متواتر اور قطعی اجماعی ہیں کہ حضور پر نور ﷺ کا زمانہ سب انبیاء کرام کے زمانوں کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں اور یہ آخری نبی ہونا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے فعل جلیل ہے کیونکہ آخری نبی ہونے سے حضور کی شریعت مطہرہ کو شرف فضیلت حاصل ہوا حضور علیہ السلام ناخ الا دیان ہوئے اور حضور کے دین حسین کا ناخ کوئی نہیں آئے گا حضور سب سے بلند و بالا رہے اور آپ سے بلند و بالا کوئی نہیں ہوگا۔ خاتم النبیین کے اس معنی پر ایمان لانا ضروریات دین سے ہے اور اس کا انکار قطعی کفر ہے یہ انکار خواہ صراحتاً ہو یا تاہل قاعدہ سے جیسا کہ تا فوقی صاحب اور پھر اس کی اتباع میں سر تا تمام احمد قادیانی نے منہ دیا ہے بلکہ یہ ہیں۔ سب قارئین کرام اس کے مقابل جناب تا فوقی صاحب کی تحقیر برائے اس کی چوری چوری عبادتیں مصداق وسایق لغو و مبالغہ فرمایاں، دیکھتے ہیں:

”بعد حمد و صلوة کے کچھ عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تا کہ ہم میں جس کی تکوین نہ ہو موعام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا جائے یہ اختصار و ادب ہے) کا خاتم ہونا یا نبی معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور سب میں آخری ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ﴿وَلَكِنْ رُسُلُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ﴾ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف

مدح میں سے نہ کیے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دینے تو اہل حقیت یا حقاہر تا آخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے تحریر میں چاہتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات کو اہل نبوتی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب لغوہ باللہ زیادہ گونئی کا وہم ہے آخر اس وصف میں قدر قامت و عقل و رنگ و نسب و کمون و غیر وہاں صاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں یکہ مل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اور دوسرے کو ذکر کیا دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے کمال ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ایسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہیں اہل تہارت ہو تو تاریکوں کو دیکھ لیجئے۔

باقی یہ احتمال کہ دین آخری دین تھا اس لئے سب کا مدعیان نبوت کیا ہے جو کچھ کو چھوٹے دعوے کر کے خلاف کو گمراہ کریں گے البتہ فی حدوہ ان کا قائل لاط ہے پر جملہ ﴿ثُمَّ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ مُشَقَّقًا﴾ ﴿ثُمَّ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ مُشَقَّقًا﴾ اور جملہ ﴿وَلَكِنْ رُسُلُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ﴾ میں کیا حساب تھا جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو متدرک منہ اور دوسرے کو استدرک قرار دیا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے راہی اور بے ارادگی خدا کے کلام مجزہ نظام میں متصور نہیں اگر سب مذکور منظور ہی تھا تو اس کے لئے اور مبہمیں موافقت تھے بلکہ بے غایت غایت اور بات ہے جس سے تاخر زمانی اور مدیاب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دہ بالا ہو جاتی ہے تفصیل اس اہمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے انہی الفاظ۔

(تقدیر اناس میں ۳۲ طبعاً صاحب غائے قاضی، یوہند)

اس عبارت مذکور کو بغور پڑھئے اور دیکھئے کہ اس میں کتنے لغویات ہیں۔

- ۱- خاتم النبیین کے معنی سب سے آخری نبی کو (جو تقاسیر، احادیث اور اجماع امت سے قطعی اور متواتر ثابت ہو چکے ہیں) اعمام جاہلہ کا خیال بتاتا۔
- ۲- قراہمت کو عوام اور ناہم ظہر اتا۔
- ۳- بلکہ رسول اللہ ﷺ کو معاذ اللہ عوام ناہم کہنا کیونکہ خاتم النبیین کا معنی ”ان نبی بعدی“ حضور

کے آخر میں ہوا اس کے زمانہ سے بعد کوئی دوسرا نبی نہ ہوا اس کو ختم زمانی کہتے ہیں جس کو شخص سب کے بعد ہوتا زمانہ میں اس کو خاتم اس اعتبار سے کہہ سکیں گے چاہے وہ اپنے پہلے والوں سے افضل ہو یا سب سے کم درجہ کا ہو یا بعض سے اعلیٰ اور بعض سے اعلیٰ ہو۔

دوم: ختم زمانی اور ذاتی اس سے مہارت بت کہہ مہارت کا اس پر خاتمہ ہوتا ہوا اس سلسلہ میں کوئی اس سے بڑھ کر نہ ہو جتنا مرتبے اس سلسلے کے ہوں سب اس کے نیچے اور اس کے حکم ہوں۔ (الشہاب الیقین ص ۸۳)

ناظر وہی کی اس ترجمانی کا خلاصہ یہ ہوا کہ خاتم النبیین سے ختم زمانی مراد لی جائے تو اس سے حضور علیہ السلام کا سب نبیوں سے افضل ہونا لازم نہیں آتا۔

کیونکہ آخر ائمہ میں چاہے پہلے والوں سے افضل ہو یا سب سے کم درجہ کا ہو یا بعض سے اعلیٰ اور بعض سے اعلیٰ ہو۔

اور خاتم ذاتی کا معنی چونکہ سب کا سردار اور رئیس اعظم ہے اگلے جھپٹے اور اس کے زمانے والے سب اس کے خوش چین ہوں گے وہ ان میں سے کسی کا ختم نہیں ہوگا لہذا خطر اس کے علوم و جہاد اور اس کی ذات والا صفات کے نہ زمانہ اول ضروری ہے نہ اوسط نہ آخر بالعرض اس کے زمانے میں کوئی نبی پیدا ہو جائے یا اس کے بعد اس زمین یا اور کسی زمین میں جو بزرگ کر لیا جائے تو اس کی خاتیمیت میں کچھ فرق نہیں آئے گا کیونکہ اس کے زمانے میں یا اس کے بعد جو نبی پیدا ہوگا وہ اس خاتم ذاتی کا خلیفہ ہوگا کسی ہوگا اس کی نبوت بالعرض ہوگی اس سے نبوت کا اشتقاق اس خاتم ذاتی سے ہی کیا ہوگا یہ ہے مفہوم خاتیمیت ناوٹوی صاحب اور ان کے نتائج کے نزدیک۔ اسی بنا پر ناوٹوی صاحب نے ص ۸ پر لکھا ہے، چنانچہ اضافت الی النبیین یائیں اعتبار کہ نبوت بمثلہ اقسام مراتب ہے یعنی ہے کہ اس مفہوم کا مضاف الیہ وصف نبوت ہے زمانہ نبوت نہیں یعنی حضور خاتم النبیین مراتب نبوت کے خاتم ہیں زمانہ نبوت کے خاتم نہیں لہذا ان کے بعد بھی نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ اسی مفہوم کو ناوٹوی صاحب نے الشہاب الیقین ص ۲۰ پر لکھا ہے، پھر اسی کو ناوٹوی صاحب ص ۸ پر یوں بیان کرتے ہیں، ہذا بیان شان محمدی خاتیمیت مرتبی ہے نہ زمانی۔ اسی مضمون کو

آگے یوں صراحتاً بیان کیا ہے،

”فرض الختام اگر یائیں معنی جو بزرگ کر لیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء، مژدہ نبی کی اہمیت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالعرض آپ کے زمانے میں بھی نہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔“ (تذکرہ الاناس ص ۱۱۳)

اس عبارت کا صریح مطلب یہ ہوا کہ خاتم النبیین کے گریہ معنی لے جائیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔

تو بھول ناوٹوی صاحب اس میں یہ غرابی ہے کہ حضور اس صورت میں صرف انبیین و انبیاء علیہم السلام کے خاتم ہونگے جو حضور سے پہلے تشریف لائے ہیں لیکن اگر خاتم کا وہ معنی جو بزرگ کر لیا جائے جو ناوٹوی صاحب نے بیان کیا ہے کہ حضور بغیر کسی واسطے کے اپنی ذات سے خود بخود نبی ہیں تو اس میں یہ غرابی اور کمال ہے کہ اگر حضور کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو تو پھر حضور ویسے ہی خاتم النبیین رہیں گے کیونکہ حضور کے زمانے میں جو اور نبی ہوں گے وہ بالذات نہیں بالعرض نبی ہوں گے معنی اپنی ذات سے نہیں بلکہ حضور سے ہی فیض حاصل کر کے نبی بنیں گے تو اس طرح خاتیمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

پھر یہی ناوٹوی صاحب تذکرہ الاناس میں لکھتے ہیں،

”ہاں اگر خاتیمیت بمعنی انصاف کے ذاتی ہو مگر نبوت لکھے جیسا اس جگہ مدان نے عرض کیا ہے تو جو سرور رسول اللہ صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کسی کو فرما دھمور بالخلق تک میں سے

۱۔ محمد اور میں کا دعویٰ صاحب نے خاتیمیت میں لکھا ہے یعنی اگر بالعرض آپ کے زمانہ میں یا آپ کے زمانہ کے بعد بھی کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتیمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا کیونکہ خاتم کے لئے ظہر اس کے علوم و جہاد اور اس کی ذات والا صفات کے نہ زمانہ اول ضروری ہے نہ اوسط نہ آخر و کما صرح بہ السلفی عن

المحدث عن الشہاب الناطق اخذ من تحذیر الناس

۲۔ انصاف ذاتی بدست نبوت کے معنی اپنی ذات سے خود ناوٹوی ہوتا۔

۳۔ اذہم و مقصود بالخلق وہاں جن کا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں دے۔

معارض نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کر سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدس پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائیگی بلکہ اگر بالفرض بعد از زمان نبوی معلوم (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چنانچہ آپ کے عاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی نمودار کیا جائے (تقدیر ان میں علی ص ۵۱) منہج جلد ۱ ص ۵۵۔

اب اس عبارت سرایا شراعت کا صاف صریح مطلب یہ ہو گا کہ اگر خاتم النبیین کے یہ معنی لئے جائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باعتبار زمانے کے سب سے پہلے نبی ہیں (جیسا کہ تمام امت کا قطعی اجماعی عقیدہ ہے) تو اس میں یہ خرابی ہے کہ حضور کا صرف انہی انبیاء علیہم السلام میں ہے مثل ہونا ثابت ہو گا جو دنیا میں پیدا ہو چکے ہیں لیکن اگر خاتم النبیین کے وہ معنی مراد لئے جائیں جو خود میں (ناقوتوی صاحب) نے بیان کئے کہ حضور بغیر کسی دوسرے نبی کے واسطے کے اپنی ذات سے خود بخود نبی ہیں تو اس میں خرابی ہے کہ جو نبی پیدا نہیں ہوئے اور حضور کے بعد ان کا پیدا ہونا مقدور ہے ان کے حضور کا افضل ہونا ثابت ہو جائے گا اور خاتمیت محمدی میں بھی کوئی فرق نہیں آئے گا کیونکہ حضور کے زمانے کے بعد جو نبی پیدا ہوں گے وہ سب کے سب اپنی ذات سے نہیں بلکہ حضور کے واسطے اور حضور ہی کے فیض سے نبی ہوں گے پھر اسی مشہوم کو تقدیر اناس میں آگے یوں بیان کیا ہے۔

”اور انبیاء میں جو کچھ ہے وہ کل اور عیسٰی محمدی ہے کوئی کمال ذاتی نہیں“ (ص ۲۹)

آگے لکھا ہے:

”اس صورت میں اگر اصل و کل میں تساوی بھی ہو تو کچھ حرج نہیں کیونکہ افضلیت ہوچ

۱. معارض نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا شمس۔
۲. انبیاء کے افراد مقدس سے مراد وہ انبیاء علیہم السلام ہوں گے جن کا شمس بھرا ہے۔
۳. انبیاء کے افراد مقدس سے مراد وہ نبی ہوں گے جن میں پیدا نہیں ہوئے لیکن ان کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوا مقدس ہے۔

افضلیت بھی اور چہ پہلی۔ (تقدیر اناس ص ۳۰)

ان دونوں عبارتوں کا صریح مطلب یہی ہے کہ اگر حضور ﷺ کے زمانے میں یا حضور کے بعد نبی پیدا ہوں تو حضور کی خاتمیت میں کچھ فرق نہیں آئے گا کیونکہ وہ نبی حضور کی کمال اور عیسٰی ہوں گے بلکہ اگر اصل و کل میں تساوی بھی ہو تو کچھ حرج نہیں کیونکہ افضلیت اور وہ بھی خاتم النبیین ہوں تو بھی کچھ حرج نہیں کیونکہ وہ نبی اور ذاتی نبی ہونے کے افضلیت پھر حضور کے لئے ہی ہوگی چنانچہ آگے اور صاف لکھ دیا،

”اب خلاصہ واصل بھی سمجھئے کہ دربارہ وصف نبوت فقط اس زمین کے انبیاء علیہم السلام ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مستفید و مستفیض نہیں جیسے آفتاب سے قمر کو اب بلکہ اور زمینوں کے خاتم النبیین بھی آپ سے اسی طرح مستفید و مستفیض ہیں یعنی ساتوں زمینوں میں سات خاتم النبیین ہیں مگر چونکہ باقی زمینوں کے خاتم ہمارے حضور علیہ السلام سے ہی فیض حاصل کرتے ہیں جیسے چاند اور ستارے سورج سے اس لئے حضور کی خاتمیت میں کچھ فرق نہ آئے گا“ (تقدیر اناس ص ۳۰)

مزید لکھا ہے!

”جیسے“ (تور قمر نور آفتاب سے مستفید ہے ایسے ہی بعد لایا مضامین مسطورہ فرق مر احب انبیاء کو دیکھ کر یہ سمجھیں کہ کائنات انبیاء سابق اور انبیاء باقیہ کمالات محمدی سے مستفاد ہیں۔ (تقدیر اناس ص ۳۵)

تا ظہرین کرام! اور اس پر غور فرمائیں کہ انبیاء سابق تو وہ ہوں جو حضور سے پہلے گزر چکے یہ انبیاء باقیہ کون سے ہوں گے وہی جن کا آنا حضور علیہ السلام کے زمانے میں اور حضور کے بعد پیدا ہونا جائز مانا ہو اب ان صریح اور واضح ترین عبارات کو پیش نظر رکھ کر آپ ہی انصاف سے فیصلہ فرمائیں کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے ناقوتوی صاحب پر کیا زیادتی کی ہے کہ انہیں انصر الیہا ہے؟ کیا ناقوتوی صاحب نے ان عبارات میں معلوم حسین احمد نازکی مرتضیٰ حسن دہلوی مہد الحکوک کا کوئی اور مفسر مفسر مفسر

کے لئے تاہم علی کی کوئی گنجائش باقی چھوڑی ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں تاہم قوی صاحب نے ان عبارات غیبیہ میں حضور پر نور شافعہ یوم البصر رسید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پیچھے نبی ہونے کی صریح تکذیب کی ہے حالانکہ حضور کا خاتم النبیین بمعنی آخر اللہ خلیا، ہونا وہ ضروری دینی عقیدہ ہے جس کا انکار صریح کفر ہے کما مر اور خود اپنی ذاتی رائے سے ختم نبوت کے اپنے معنی کھڑے ہیں جن سے قیامت تک ہزاروں انھوں جدیدیوں کے لئے بروزی، عرضی، غلی بھکی کی اختراعی اصطلاح کی آڑ میں نبوت کا دروازہ کھول دیا۔

۱۔ نتیجہ صریحہ اعلیٰ کلام مرزا صاحب کی کھلی میں ظاہر ہوئے جو باقریب دریا کے بہاتے ہیں۔

۱۔ تاہم قوی صاحب نے انبیاء کے افراد مقدمہ دیتے تو مرزا صاحب نے انبیاء کے افراد مقدمہ دہیں سے خود کو گھرا دیا۔

۲۔ تاہم قوی صاحب نے دیگر انبیاء کی نبوت کو باعرض کیا تو مرزا نے گا دیان بھی اپنی نبوت کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیش خود کو حضور کا تمام اور غلی نبوت کا حامل کھتا رہا۔

۳۔ تاہم قوی صاحب نے خاتمیت زمانی کو غیر اہل فہم کا خیال غلط کیا تو مرزا صاحب نے تصدیق کر دی۔

۴۔ تاہم قوی صاحب نے لکھا کہ خاتمیت زمانی کو کہاا ت نبوت میں کوئی غلی نہیں تو مرزا نے تاکید کر دی۔

۵۔ تاہم قوی صاحب نے کہا کہ زبیر کثرت آید (خاتم النبیین) میں جدیدیوں کا نبوت کے سداپ کا کوئی موقع دیکھ نہیں ہے تو مرزا نے پڑک کر کہا چشمہ بارش و دل ما شاد

۶۔ تاہم قوی صاحب نے خدا اور رسول کی بتائی خاتمیت زمانی کو کھرا کر خاتمیت مرتبی ترقی تو مرزا صاحب نے اسے سر و چشم کہہ کر گھول کیا۔

۷۔ تاہم قوی صاحب نے جس طرح صریح کہا کہ حضور کے بعد ہزاروں نبی آئیں گے تو مرزا صاحب نے بوجہ دعا دیا کہ میں بھی آنے والوں میں سے ایک ہوں۔

۸۔ تاہم قوی صاحب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد انبیاء کا آج ہر کیا تو مرزا نے ان کی تجویز کو غلی جاسد پڑا دیا۔

۹۔ تاہم قوی صاحب نے لکھا کہ حضور کے زمانہ میں کوئی نبی ہوا یا عرض بعد زمانہ نبوی تو ہر کیا جالے تو اس سے خاتمیت ہمیشہ میں کوئی فرق نہیں آئے کما مرزا صاحب لکھا ہے کہ جب بعد زمانہ نبوی اور نبی آئے سے خاتمیت ہمیشہ میں کوئی فرق نہیں آئے گا تو کچھ غم خیزی آئے۔ (بقیہ گلسطریہ)

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی تاہم قوی صاحب کی طرح حضور کو سید الکل اور افضل اللہ خلیا، ماننے کا دعویٰ کرنے کے باوجود اپنے آپ کو غلی اور کسی نبی ظاہر کرتا ہے آگے چل کر ہم اس کی بعض عبارات پیش کریں گے پچھلے نبی ہونے کی صریح تکذیب کی ہے حالانکہ حضور کا خاتم النبیین بمعنی آخر اللہ خلیا، ہونا وہ ضروری دینی عقیدہ ہے جس کا انکار صریح کفر ہے کما مر اور خود اپنی ذاتی رائے سے ختم نبوت کے اپنے معنی کھڑے ہیں جن سے قیامت تک ہزاروں انھوں جدیدیوں کے لئے بروزی، عرضی، غلی بھکی کی اختراعی اصطلاح کی آڑ میں نبوت کا دروازہ کھول دیا۔

اس موقع پر یہ ضروری بات بھی سمجھ عرض کرنی ہے کہ تاہم قوی صاحب نے خاتم النبیین کی جو من گھڑت تفسیر بلکہ تخریف کی ہے اور تفسیر بالرائے ہے اور خود تاہم قوی صاحب کو بھی تسلیم ہے کہ اس سے پہلے کسی نے یہ معنی بیان نہیں کئے وہ خود لکھتے ہیں یہ بات کہ:

”ہزاروں کی ہزاروں کو نہ ماننے تو ان کی تحقیر خود پائلہ لازم آئے گی یہ انہی لوگوں کے خیال

میں آ سکتی ہے جو ہزاروں کی بات فقہ ازراہ ہے ادبی نہیں مانتا کرتے ایسے لوگ اگر ایسا

سمجھیں تو بجا ہے المرء یطیس علی نفسه اپنا یہ دتیر و نہیں نقصان شان اور چیز ہے اور خطا

و نہیان اور چیز اگر بیہ کیم اتفاق ہزاروں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا

فرق کیا اور کسی غلطی نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم

الشان ہو گیا۔

”گاؤ ہا شاد کہ کوک نادان از غلط بردہ ز غمیرے“

(تذکرہ اناس ص ۳۶)

۱۰۔ تاہم قوی صاحب نے تلمیذ کا خاتمیت کا مطلب بتانے میں ہزاروں سے غلطی ہوئی اس لئے خاتمیت زمانی کی رت لگاتے رہے دراصل انہوں نے یہ لکھا ہی کہ اسلی مفہم تک ان کا ذہن (بلکہ خدا و اس کا رسول بھی) نہیں پہنچے گا اور جب یہ کہنے کو ان نادان نے غور و فکر کر کے اسلی مفہم بتایا اور غلطی کے کی بات کہی ہے (شکی خاتمیت زمانی تو مرزا صاحب ہر سے غشی کئے کچھل کر بے کافرانہ ارادین وادیان ہو گیا۔ (مضمر غلام سوا، محمد اعظمی اختر شاہجاہی پوری علیہ الرحمہ)

نا نواز کی صاحب کے متعلق خود ہی فیصلہ کیجئے کہ وہ کیا ہیں!

اور اودامہ بالذات، ماہی معرض عرف فلسفہ استقامت، عرف قرآن مجید و حوا عرب و نہ نظم قرآن چھ گونہ ایلام و ادوات بران پس اضافہ استفادہ نبوت زیادہ است برقرآن مجلیں اتباع ہوئی (رسالہ عالم الغیبتیں ص ۳۸) یعنی بالذات اور ماہی معرض کراہدہ (جیسا تانوقی صاحب نے بیان کیا ہے عبارت پہلے ذکر کی ہے) عرف فلسفہ عرف قرآن مجید اور حوا عرب و ماہی نہیں ہے اور اودامہ قرآن کو اس معنی کی طرف کوئی اشارہ نہیں ہے اور نہ نظم قرآن اس پر والست کرتی ہے پس اضافہ استفادہ نبوت مجلیں اتباع ہوئی کی وجہ سے قرآن پر پادیتی ہے۔ استفادہ نبوت کاقول مجلیں تانوقی صاحب کا بیان کردہ مضمون ہے عبارت حفظ پہلے مضمون ہو چکی ہے اضافہ استفادہ نبوت اتباع ہوئی ہے اور اتباع ہوئی تفسیر بار بار ہے اور تفسیر بار بار کرنے والا کافر ہے چونکہ سب مقدمات تانوقی اور انور شاہ جو ہندی کے مسلمہ ہیں، اس لیے نتیجہ قطعی ہے۔

وأما الحنم بمعنى انتهاء ما بالعرض إلى ما بالثابت فلا يجوز أن يكون ظهر هذه الآية لأن هذا المعنى لا يحرقه إلا أهل المعقول والفلسفة والشرع نازل على متفاهم لغت العرب لا على لذهنيات المخرجة (فتح ١٤: ١٠٦ ص ٢٥٩)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ قانونی کی تعلیم ہے کہ تیرہ برس سے آج تک کسی عالم کی منہر کسی تنظیم کسی صحت کسی امام کسی باغی کسی صحابی کسی حق کو جو حنفیہ سیدہ کو علی اللہ ماہ و سلم نے اپنے حق قائم انجین کے وہ حق پر گزر کر نہیں جیتا جو باقرہ کوک دانان قانونی صاحب نے کوڑے پہلوں سے نکلنے کی وہ بھول سے گھراس خطا و انہاں سے ان کی شان میں کوئی حق نہیں آئی اور نیز امرتہ کچھ بد نہیں کیا کم اتفاق کی وجہ سے براؤ (آزمینہ یمنین صحابہ کرام جلالہ حضور علیہ السلام) کہ فیہ اس مضمون کہ نہیں پہنچا قانونی صاحب نے خود ہی اعتراض بھی کیا ہے کہ تفسیر ہمارے کرنے والا کا فرسہ چنانچہ لکھا ہے:

پھر آگے لکھا ہے:

(تذریعہ نمبر ۳۷)

یعنی نبوت کی یہ تقسیم کہ حضور مایہ اسلام بالذات نبی ہیں اور باقی انبیاء علیہم السلام باعرض حضور کی نبوت اصلی ہے اور باقی انبیاء کی کسی اور نقلی یا خاص مرتبائی نظر پر یہی تائید ہے حضور مایہ اسلولہ و السلام کے واسطے تمام نعمتوں اور کمالات کے ملنے کا یہ مقام نہیں ہے کہ جس کو حضور مایہ اسلام سے کوئی کمال ملا ہو اس کو معاذ اللہ بھی نہیں کہا جاتا ہے۔ قادیانوں اور ان کے پیروؤں کا یہ استدلال سراسر باطل ہے کہ جو شخص نبی فی الرسول ہو اور حضور کی کمال اطاعت و اتباع سے اس کو یہ مقام حاصل ہوا اس کو بھی کہہ سکتے ہیں اور اس سے حضور کی شہادت میں کچھ فرق نہیں آتا کیونکہ تمام کمالات کا اصل حضور ہی ہیں اور نبی فی الرسول کے کمالات علی اور کسی طور پر ہیں اگر اس استدلال کی رو سے نبی فی الرسول کو نبی اور رسول کہہ سکتے ہیں تو کیا جس شخص کو نبی فی اللہ کا مقام حاصل ہوا اسے اللہ کہا جائے گا (اعلیٰ اللہ تعالیٰ)

مولوی حسین احمد صاحب اور عبارات تقدیر الناس:

مشہور کا نگری مولوی مفتی محمد بن عبدالحق صدر دیوبند مولوی حسین احمد نانڈوی نے مولوی قاسم، فوتوی کی تقدیر الناس والی عبارات کے متعلق اپنے مشہور گالی نامہ اشہاب الہیہ کے توضیحات و سیاق دئے ہیں جس میں اوپر باتو توئی کی دل کھول کر تشریف کا خطبہ یا اور اصرار امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو خوب گالیاں بھی دی ہیں پھر تقدیر الناس کے مختلف اوراق سے کچھ مرزائی حضرت اور ان کے پیروؤں کے اس کھیل کی رو سے تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو صرف نبی بلکہ خدا یا ناسروری ہو جاتا ہے کیونکہ ان عبارات سے یہ حرفہ نبی فی الرسول اور نبی اللہ کو ہے۔ نیز ان بزرگوں کے کمالات مایہ میں خلک و شے کی کوئی شے نہیں اس سے باوجود وہ حضرت قدس صلات بھی نبی نہ ہوتے تو اور کوئی کس کیفیت کی مولیٰ ہے؟ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "ما علی حق منی حسرتہ حارون من موسیٰ" لیکن لا نبی بعدی "اسے جی تیری میرے ساتھ وہ نہایت ہے جو حضرت ہارون کو نبی علیہ السلام کے ساتھ تھی لیکن میں سے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا۔ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جیسا کہ اہل اہل بیت حضور مایہ السلام کے بعد نبی نہیں ہو سکتے اور یہ تو حق و نبی اللہ عزوجل سے معلوم کمال الذی و لقی ربہ دلوخی و الکتاب کو فرمایا کیا کہ انبیاء کے بعد کوئی نبی بنایا جاتا تو میرا خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نہیں ہوتا۔

عبارات بھی پیش کر دیں اور اپنی فرضی علمیت و قابلیت کی دیکھیں بھی ماریں لیکن اعلیٰ حضرت نے جن عبارات تقدیر الناس پر مواخذہ فرمایا اور علماء عرب و عجم نے جن پر حکم کفر لگا یا تھا نہ تو ان عبارات کو ان توضیحات میں نقل کیا نہ ان کی ایسی توضیح کی جس سے وہ کفری معنی سے بچ جائیں نہ ان کی ایسی تاویلات پیش کیں جن سے ان کا مقبوض تعلیمات اسلامیہ کے موافق ہو جاتا جب مصنف شباب ثاقب کا فتویٰ صاحب کی حمایت ہی مقصود تھی تو چاہئے تھا کہ تقدیر الناس کی اصل عبارات متذرع فیہا کو باطل نقل کرتے اور ان سے کفری الزام کو اٹھائے اور دلائل شرعیہ کی روشنی میں ان عبارات کا صحیح اور بے غبار ہونا ثابت کرے اور اپنے مخالفین کو بھی باتو توئی صاحب رحمۃ اللہ علی العالمین اور مرکزہ التحقیق و تہذیب و غیرہ بڑا ہار کراتے مگر ادھر تو مصنف میں یہ دلیلی اور جرأت نہیں تھی اور ادھر ان عبارات تقدیر الناس میں ایسی نچوڑائیں اور صلاحیت ہی نہیں کہ ان کی کوئی صحیح تاویل ہو سکے اس لئے صدر دیوبند نے یہی مصحفیت بھی کہ عبارات کو نقل ہی نہ کیا جائے ہاں عوام کو قادیانوں کے لئے فوسے محض بنی پروری اور لغویات سے بھر دئے گویا اپنے اس عمل سے اعتراف کر لیا کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے مواخذات لا جواب ہیں کاش دیوبندی فرقہ کا یہ مایہ ناز سہوت تقدیر الناس کی ہر سر کفری عبارات کو باطل نقل کرنا تو ہر شخص اس کا نقل کردہ عبارات کو اعلیٰ حضرت کی نقل کردہ عبارات سے مل کر صحیح نقل کرنا مطابقت دیکھتا پھر خود فیصلہ کر لیتا کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے ان عبارات کو یقیناً باطل و بالکل مطابق اصل اور موافق نقل شباب ثاقب فرمایا ہے یا نہیں؟ پھر قارئین پر مصنف شباب ثاقب کا اس کو سرخ کذب و افتراء کہنے کی حقیقت واضح ہو جاتی اس صورت میں وہ ایک بھی گالی یا کلمہ اعلیٰ حضرت کی شان کے خلاف نہیں لکھ سکتے تھے اور یوں منہ بھر کر گالیاں نہیں دے سکتے تھے ممکن ہے کہ مصنف نے تقدیر الناس کی کفریہ عبارات کو اس لئے شباب ثاقب میں نقل نہ کیا ہو کہ اگر ان عبارات کو باطل نقل کر دیا اور وہ عبارات اردو زبان میں ہیں تو تقدیر الناس اردو خوانوں کے لئے ہی لکھی گئی ہے۔

لہذا ہمارے جاننے والا جب ان عبارات کو دیکھے گا تو ان کے معنی کفری پر مطلع ہو جائے گا اور اعلیٰ حضرت کے فتویٰ غیبیہ کی تصدیق کے لئے اس کا ایمان اس کو مجبور کرے گا اور فوتوی

صاحب کا کفر آشکارا ہو جائے گا۔ ہم نے اس مثال میں جو سرکفری عبادات نافوتوی صاحب کو
بلطف نقل کر کے ان کی توضیح کر دی ہے اور عبادت کرنا ہے کہ اعلیٰ حضرت کا فتویٰ بالکل برحق ہے اور
حسین احمد صاحب اور دیگر علماء نے یہ کہنا کہ عبادات میں قطع و برید کر کے یا بیاق و سباق کو
منذوف کر کے اعلیٰ حضرت نے کفر ثابت کیا ہے اس امر افزاء و بہتان ہے مصنف اشہاب القاب
مولوی حسین احمد صاحب جو اعلیٰ حضرت کو مفتوی اور کذاب کہنے والے کے لئے دوسرا طریقہ
اختیار کر کے کہتے ہیں،

”حضرت مولانا صاف طور سے فرمایا ہے میں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے آخری نبی ہونے کا منکر ہوا اور یہ کہنے لگے کہ آپ کا زمانہ سب انبیاء کے زمانہ کے بعد نہیں
بلکہ آپ کے بعد اور کوئی نبی آ سکتا ہے تو وہ کافر ہے“ (اشہاب ص ۸۹)

اقول کیا ناظر وہی صاحب کا یہ صریح کذب اور جھٹکا تھا کہ جھٹکے نہیں کہ مذکورہ بالا فقہیر
اناس کی عبادت ہے مصنف اشہاب القاب تو مرکز میں مل گئے ان کا کوئی بیرونی ہاتھ کے قلم سے
پر یہ عبادت بلطف فقہیر الاناس موجود ہے اور اگر اس سے منقطع نظر بھی کر لیں اور یہ تسلیم بھی کر لیں
کہ یہ عبادت فقہیر الاناس میں بلطف تو نہیں، معاً موجود ہے تو بھی یہ عبادت ہمارے خلاف نہیں اور
اس میں خود اپنے اوپر کفر کا فتویٰ دے کر اپنی برسرکفری عبادات ص ۳۳ ص ۱۲ ص ۲۸ کو کفر یہ قرار
دے دیا۔ اور ہندی حضرات کا یہ کہ کسی کافر کو محض اقرار کفر اس کو مسلمان ثابت کر سکتا ہے؟ اگر
اس عبادت کو نافوتوی صاحب کی عبادت تسلیم کر لیا جائے تو اس میں حسین احمد صاحب
نافوتوی صاحب نے خاتم النہیین یعنی آخر النہیین کا انکار کرنے اور آپ کا زمانہ سب انبیاء کے
زمانے کے بعد ماننے اور آپ کے بعد اور کوئی نبی کے آئنے کو کفر قرار دیا اور خود فقہیر الاناس کے
ص ۳ پر خاتم النہیین جو آخر النہیین کے معنی میں لینے کو خیال عام قرار دے کر انکار کیا اور اسی طرح
آپ کے زمانہ کو انبیاء کے زمانے کے بعد ماننے کو خیال عام فقہیر انکراس کا انکار کیا۔ اور اس طرح
ص ۱۳ ص ۲۸ کی عبادتوں میں آپ کے بعد اور کوئی نبی آ سکتے کی تصریح کر کے خود اپنے اوپر کفر کا حکم
دیا تو یہ عبادت اپنے ہی کافر ہونے کی اقبالی دہائی ہوئی ابتدا مصنف اشہاب القاب نے اس

مہارت کو پیش کر کے بچا رہے نافوتوی صاحب کی حمایت نہیں کی بلکہ اس کے کفر کو مزید مستحکم کر دیا
ہے گویا۔

ہوئے تم دوست جس کے
دشمن اس کا آسمان کیوں ہو؟

اگر کوئی کافر مرتد اپنے کفریات سے توبہ نہ کرے بلکہ وہاں کو کھادینے کے لئے یہ بھی
کہتا رہے کہ میں ان کفریات کو کفر سمجھتا ہوں تو کیا اس سے اس کا یہی ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔ اگر
نافوتوی صاحب اور اس کے مؤیدین فی الواقع حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آخر انبیاء تسلیم کرتے
ہیں تو انہیں فقہیر الاناس کی ص ۳ ص ۱۲ ص ۲۸ کی عبادات کفر یہ سے کھلے طور پر توبہ کرنی چاہئے تھی
اس کے برعکس ان صریح کفریات کو ایمان ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنا دینی مجرم رکھنے
کی غرض سے لوگوں کے سامنے یہ کہتے ہیں کہ ہم حضور کو آخری نبی مانتے ہیں اور منکر کو کافر جانتے
ہیں جیسے کوئی بت پرست شیب و روزیت پرستی میں گرفتار رہے اور یہ اعان بھی کرتا رہے کہ میں بت
پرستی کو کفر سمجھتا ہوں مجھ پر خود بخود بت پرستی کی توبہ لگائی جاتی ہے۔

فقہیر الاناس اور دہلی بندی مناظر مولوی محمد منظور صاحب سنبھلی:

مولوی محمد منظور احمد صاحب سنبھلی فیصلہ کن منظرہ میں گفتے ہیں کہ اس فتویٰ کے غلط
اور محض تلبیس و فریب ہونے کے چند وجوہ ہیں۔

پہلی وجہ: مولوی احمد رضا خاں صاحب نے اس مجید فقہیر الاناس کی عبادت نقل کرنے میں
نہایت افسوسناک تحریف سے کام لیا ہے جس سے بعد کسی طرح اس کو فقہیر الاناس کی عبادت نہیں
کہا جاسکتا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ عبادت فقہیر اناس کے تین مختلف صفحات کے متفرق فقروں
سے جوڑ کر بنائی گئی خاں صاحب موصوف نے فقروں کی ترتیب بھی بدل دی ہے اس طرح کہ
پہلے ص ۱۲ کا فقر لکھا ہے اس کے بعد ص ۲۸ کا فقر ص ۲۸ کا خاں صاحب کے اس ترتیب بدل دینے
کا یہ اثر ہوا کہ فقہیر الاناس کے قیوں فقروں کو اگر تیسرے، چوتھے، واپنی اپنی جگہ پر دیکھا جائے تو کسی کو

الکفار ختم نبوت کا ہم بھی نہیں ہو سکتے لیکن یہاں انہوں نے جس طرح تحفہ برائے اناس کی عبارت نقل کی ہے اس سے صاف ختم نبوت کا انکار منہبوم ہوتا ہے۔

جواب دیوبندی مناظر کا اعلیٰ حضرت کی طرف تلبیس و فریب کی نسبت کرنا اپنے کفریات پر پردہ ڈالنے کے لئے ہے اعلیٰ حضرت نے تینوں عبارتیں بلطف نقل کی ہیں کسی عبارت میں اپنی طرف سے ایک لفظ کی بھی کمی بیشی نہیں کی ان عبارت پر جو حکم لکھا گیا ہے وہ بھی بالکل درست ہے جس کا اعتراف مذکورہ بالا عبارت میں خود مولوی منظور صاحب کو بھی کرنا پڑا ہے۔ دیوبند کا کہنا کہ تحفہ برائے اناس کے تینوں فقروں کو علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی جگہ پر دیکھا جائے تو کسی کو انکار ختم نبوت کا وہم بھی نہیں ہو سکتا یہ دعویٰ سراسر باطل ہے پہلے ہم تفصیل بیان کریں گے کہ تحفہ برائے اناس کی یہ تینوں عبارتیں اپنی اپنی جگہ مستحق کفر ہیں ان کی تقدیم و تاخیر سے آخری صی صاحب کے کفر میں کوئی فرق نہیں پڑتا اور عبارت منظور جن کو مولوی منظور صاحب باکمال فقرے کہہ کر مبالغہ و بنا جلاتے ہیں ان میں سے ہر ایک عبارت کا اہتمام ہے۔

دوسری وجہ اور دوسری دلیل متنبہلی صاحب نے یہ پیش کی ہے کہ خاں صاحب نے عبارت تحفہ برائے اناس کے عربی ترجمہ میں ایک افسوسناک خیانت یہ کی ہے تحفہ برائے ص ۳ کی عبارت اس طرح تھی

”مگر اہل جہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم و تاخیر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں“

ظاہر یہ کہ اس میں صرف فضیلت بالذات کی لکھی گئی ہے جو اہل جہم مخالف فضیلت بالعرض کے ثبوت کو مستلزم ہے خاں صاحب نے اس طرح کر دیا کہ ان افضلی فی الاملا علی اہل الفہم جس کا یہ مطلب ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں اہل جہم کے نزدیک بالکل فضیلت نہیں ہیں اور اس میں ہر قسم کی فضیلت کی لکھی ہوئی اور ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے (کمالا تھی)

جواب اس دیوبندی، مکمل نے اعلیٰ حضرت پر تو یہ الزام لگایا کہ انہوں نے عبارت میں قطع و برید کی ہے اور سابق و سابق نقل نہیں کیا ہے مگر اس دو مریج میں خود متنبہلی صاحب نے بدترین

خیانت کا مظاہرہ کیا ہے اور تحفہ برائے اناس کی صرف ایک سطر نقل کر کے بالذات کی آڑ میں یہ ثابت کرنے کی سعی کی ہے کہ اہل جہم مخالف ثابت ہوتا ہے کہ ناتوقی صاحب فضیلت بالعرض کے قائل ہیں جناب متنبہلی صاحب ناتوقی صاحب کے نزدیک خاتم معنی آخری نبی ماننا جاہلوں کا خیال ہے اس سے خدا کی جانب نبوہا بالذات زیادہ گوئی کا وہم نہ دوتا ہے اس وصف کو فضائل میں کچھ دخل نہیں چنانچہ ناتوقی صاحب کی اصل عبارت ص ۳۰ ہم ناظرین باانصاف کی خدمت میں بلطف نقل کرتے ہیں،

”بعد صلوات کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم الفہمین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ ہم جواب میں کچھ وقت نہ دو سو حوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بابر معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل جہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخیر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں مگر رسول اللہ و خاتم الفہمین فرمانا اس صورت میں کیے مگر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیتے تو البتہ خاتمیہ باقیارنا خیر مآلی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نبوہا بالذات زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس وصف میں اور تقدیم کا مدح و تہلیل و رنگ و صب و نسب و سکونت وغیرہ اور اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں، کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا، اور وہی کو ذکر کیا دوسرے رسول اللہ ﷺ کی جانب اقصاں قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے کالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کرتے ہیں۔

(تحفہ برائے اناس مجلہ طبعی کا ہی دہندہ بی اس ۳)

عبارت مذکورہ تحفہ برائے اناس کو ملاحظہ فرمائیں کہ اس میں مذکورہ پہلے کفریات ہیں۔

۱۔ خاتم الفہمین کا جو معنی تقاسیم، احادیث اور اہل مذاہب امت سے ثابت ہو چکا ہے کہ آپ سب صلعم وغیرہ لکھنا غلط ہے تا جوتانہا براہم کی شان میں اتقیس اور سخت مردی ہے۔

سے آخری تک ہیں اسے عوام جانوں کا خیال تانا۔

- ۲۔ ناقم انھیں یعنی آخری تک تانے والوں کا نام ختم تانا۔
- ۳۔ تمام امت بلکہ مائدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عام اور نامہم کہنا نیز مخالفین معنی کسی سے روایت و اصباح کو اہل ختم تانا۔
- ۴۔ ناقم یعنی آخر کو اوصاف حد سے نہ تانا۔

۵۔ تاخر زمانی کو ان اوصاف میں داخل کرنا جن کو بدیم (تا فوری صاحب) نبوت اور فضائل میں یکھو مثل میں کاش مستحلی صاحب تھذیر الناس سے ۳ کی اس عبارت کو پیش نظر رکھتے آفراس وصف میں (یعنی تاخر زمانی) اور قد و قامت و عقل و دھب و حسب و نسب و سکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت اور فضائل میں یکھو مثل کیا فرق ہے؟ تو ان کو یہ بات مافی پر ہے کہ نہ فوری کے نزدیک تاخر زمانی (بالذات یا بالعرض) کو فضائل میں یکھو مثل نہیں جس کا صاف مطلب وہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں اہل ختم کے نزدیک بالکل فضیلت نہیں فضائل میں یکھو مثل نہیں اور بالکل فضیلت۔ اس میں کیا فرق ہے؟ پس مستحلی صاحب کا تا فوری صاحب کی عبارت سے وہ فرضی مقہوم اصل عبارت کے خلاف تراشا کہاں کی دیانت وادی ہے؟

عبارت تھذیر الناس پر باقی مواضع سے پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ ولا عید صا

تیسری وجہ۔ مولوی منظور مستحلی نے اعلیٰ حضرت کے فتویٰ کے خلاف یہ لکھا ہے کہ تیسری وجہ اور تیسری دلیل ہمارے اس خیال کی یہ ہے کہ تھذیر الناس کے جو فقرے خالص صاحب نے اس موقع پر نقل کیے ہیں ان کا سابق اور لاحق حذف کر دیا ہے۔

جواب۔ مستحلی صاحب کا یہ خیال ختم ہے ہم اس سے پہلے تا فوری کی ان ہر عبارت کا ماسبق اور لاحق باللفظ نقل کر کے ثابت کر چکے ہیں کہ ان عبارت کا سابق و لاحق اعلیٰ حضرت کے فتویٰ کی تاکید کرتا ہے سابق اور لاحق کا بیان تا فوری کو کفر سے نہیں بچاتا جیسا کہ تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے۔

چوتھی وجہ۔ میں مستحلی صاحب کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ تا فوری ختم زمانی کا قائل ہے اور تالیف تا فوری صاحب کی اس عبارت میں نہیں پیش کی ہیں جن سے اپنے دعویٰ کی تاکید کی ہے مستحلی اور اس کے ہم شرب و یوہندیوں سے ہم دریافت کرتے ہیں کہ اگر کوئی ختم نبوت کا سرحدات انکار کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحتا پتا یقین اور تیس و سوسال کے بعد مافی معنی کو عام اور انھوں کو خیال بتائے اور یہ کہے کہ تاخر زمانی کو فضیلت میں نہیں کوئی مثل نہیں اور اگر خاتم انبیاء کا معنی آخر الانبیاء زمانے کے اعتبار سے لیا جائے تو اللہ تعالیٰ کا حکام بے ربط ہو جاتا ہے خدا کی جانب نحوۃ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال ہوتا ہے کیونکہ اہل کمال کی کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کرتے ہیں۔

اگر قبول مستحلی صاحب کی پیش کردہ عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تا فوری صاحب ختم زمانی کو مانتے ہیں تو تا فوری صاحب ص ۳ کی عبارت میں تصریح کر چکے ہیں کہ اگر خاتم کو آخر کے معنی میں لیا جائے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شمار ایسے ویسے لوگوں میں ہوتا ہے (یہ ایسے ویسے کا لفظ اہل ختم کے مقابلے میں استعمال کیا ہے) اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور بتا ہے (ص ۱۳) بلکہ اگر بالفرض بعد زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں یکھو فرق نہ آئے گا (ص ۲۸) اگر ان صورت گفاریات کا قائل اپنے کفر سے توبہ نہ کرے اور جہار بیاہلان بھی کرتا رہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم انبیئین اور آخر الانبیاء نہ مانے وہ کافر ہے لحد ہے سبے ین مت تو کیا اس شخص سازی سے اس کا وہ کفر مٹ جائے گا؟ اس صورت میں تو آپ کسی قادیانی کو بھی کافر نہیں کہہ سکیں گے۔ لیکن میں آپ کے سامنے قادیانیوں کی عبارت پیش کرتا ہوں۔

۱۔ ارکان نبوت بعد از خاتم انبیئین کا کوکب ثابت کرتے ہوئے قادیانی صاحب لکھتے ہیں،

”مولوی قاسم صاحب تھذیر الناس ص ۲۱ پر فرماتے ہیں بلکہ بالفرض بعد زمانی نبی (مذکورہ بالا عبارت) پھر تہیہ لکھنے میں پس آنحضرت کا خاتم انبیئین ہوتا اور آپ کی

شریعت کا کامل ہونا کسی طرح سے بھی ممکن نہیں ہے کہ وہ انہوں کو بند نہیں کرتا بلکہ اس کے برعکس پورے طور پر سکول دیتا ہے۔ (تجلی فی کتب غم علیہ ص ۱۵۵)

۲۔ اگر ہمیں معنی جو ہم نے بیان کئے ہیں نہیں ہیں اور خاتم النبیین کا معنی نبیوں کے خاتم کرنے والا ہے تو یہ کوئی فضیلت کی بات ہے اور نہ کوئی کسی قسم کی خصوصیت حضرت سرور کائنات کی ثابت ہوتی ہے کیونکہ آخری نبی ہونا کوئی خوبی یا بات نہیں بلکہ خلاف اس کے جو معنی ہم نے پیش کئے ہیں ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت تمام نبیوں پر ثابت ہے (بحث خاتم النبیین ص ۹)

نوٹ: خدا ارشد اور تعصب کو چھوڑ کر دیانت اور انصاف سے غور فرمایا جائے کہ قادیانی صاحب کی ان عبارات اور تاوتوی صاحب کی عباراتوں میں کیا فرق ہے؟

۳۔ اسی خاتم النبیین کی بحث میں پھر ص ۱۶ پر قادیانی نے اپنی تائید میں لکھا ہے:

آج میں شہادت اس زمانہ کے مولانا مولوی محمد قاسم صاحب تاوتوی کی حدیث اعلیٰ مد رسہ دیوبند مطلع بہار پور اپنی کتاب تحذیر الناس کے متعدد مقامات پر مثلاً ص ۲۸ فرماتے ہیں بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی (۱۲۱۱ء نبوت اٹلک عبد الرحمن بی بی خاتم نبیوں کا لقب ہے کتب خاند) ۴۔ خاتم الخلق تا، کے معنی ختم کرنے والا نہ کہ آخری زبان سے ختم جہالت کا جو ہے پھر خاتم اشعرا کی مثال دے کر آخر میں لکھا کہ اس کے معنی بھی افضل الانبیاء کے ہونے سے متصل اور اس کے سمو اغور کر میں کہ ان کے تاوتوی صاحب کہتے ہیں کہ خاتم معنی آخر مانا چاہوں گا خیال ہے اور خاتم کا معنی ختم ذاتی ہے یعنی آپ سے افضل ہیں کیونکہ بالعرض کا قصد بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ فہما الفرق بین الدیوبندیہ والفقادیانیہ فی هذا الفتحریف فقراتی۔

۵۔ دعاوت احمد یہ کا یہی عقیدہ کہ حضرت سرور کائنات خذو عالم احمد تجلی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن مجید آخری اور کامل شریعت ہے اور ہر کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آنحضرت کی نبوت کا تابع نہ ہو (بحث فی حقیقت احمد یہ کتب خاندہ دہلی ص ۳)

۶۔ آنجناب سرور کائنات کی ذات کے لئے خاتم النبیین کے یہی معنی و مفہوم شایان ہیں (نبیوں کی صبر، افضل الانبیاء) اور جو معنی و مفہوم ہمارے مخالف مولوی صاحبان پیش کرتے ہیں وہ آنجناب کے شایان شان نہیں۔

(خاتم النبیین ص ۱۱) کے الفاظ میں خاتم النبیین کی تفسیر احمد یہ کتب خاندہ دہلی ص ۲) اب ذرا تاوتوی صاحب کی تحذیر الناس کی طرف بھی رجوع فرمائیں لکھتے ہیں شایان شان محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتمہ مرتبی ہے نہ زمانی اب بالظہرین انہیں سے گزارش ہے کہ دیوبندی تو ضد و معاد کی وجہ سے تاوتوی صاحب کی عبارات کفریہ صریح کی غلط تعبیر میں کر رہے ہیں مگر اصل غم پر روشن ہے کہ قادیانی اور دیوبندی تحریروں میں کوئی فرق نہیں قادیانی یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مخالف مولوی جو معنی خاتم النبیین یعنی آخری نبی زمانا کرتے ہیں وہ آنجناب کے شایان شان نہیں اور یہی قادیانی دیوبند نے کہا ہے کہ خاتمیت زمانی نبی کریم ﷺ کے شایان شان نہیں۔

۷۔ خاتم النبیین کے معنی ختم کمالات۔ ہاں اگر ختم کمالات لیا جائے یعنی یہ کہا جائے کہ کامل اور اتم طور پر نبوت کی انتہائی نعمت آپ پر ختم ہے تو ہم کہیں گے کہ بیک اس معنی سے نبوت آپ پر ختم ہے (خاتم النبیین کتب خاندہ دہلی ص ۲)۔

۸۔ خاتم النبیین اور آخر الانبیاء کے معانی اگر اس آخری کے یہ معنی ہیں کہ اس کے بعد کوئی نہیں تو صرف جا فرمائی میں کوئی خوبی نہیں اور نہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شایان شان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اس معنی سے ہیں کہ اب تمام انعامات جس میں نبوت بھی داخل ہے حاصل کرنے کا آخری ذریعہ آنجناب کی ذات پابہ کات ہے۔ ملخصاً (خاتم النبیین ص ۱۸) احمد یہ کتب خاندہ دہلی ص ۲)۔

قادیانی کی یہ تفسیر بالکل تقدیر الناس کی ص ۳ کی عبارت کا پیرچہ ہے۔

۹۔ میں ایمان لاتا ہوں اس پر کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور ہماری کتاب قرآن کریم ہدایت کا وسیلہ ہے اور میں ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ ہمارے رسول آدم کے فرزندوں کے سردار اور رسولوں کے سردار ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے

ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا۔ ترجمہ: (آئینہ الاموال علیٰ علماء اسلام: منہج زکات الاموال جلد اول)

۱۰۔ میں ان تمام امور کا کس جوں جوں سامی عہد کو ملے، اہل ہیں اور جیسا کہ ملت ہماقت کا عقیدہ ہے ان سب کو ماننا ہوں جو قرآن و حدیث کی رو سے مسلمہ الثبوت ہیں اور سیدنا مولانا محمد علی اللہ تعالیٰ علیہ السلام رحمہ اللہ کے علم و حکمت کے دوسرے حقائق نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانا ہوں میرے یقین کے برعکس، قرآن و رسالت حضرت آدم علیہ السلام اللہ سے شروع ہوئی کہ نبی کریم رسول اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوئی۔

(مرکز کلام) احمد قادیانی کا اشتہار موعودہ راہِ حق پر ۱۹۸۱ء میں مندرجہ کتابی رسالت جلد دوم ص ۱)

۱۱۔ ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے اس میں اب مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف اقرار اس خاندانہ (جامع مسجد دہلی) میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء و علیہ السلام کی قسم ہوں کہ خاتل کیوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بیہ دین اور دانا و اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

(مرزا کا نام کا تحریر کی جگہ جو تاریخ ۱۳۳۳ تا ۱۸۹۹ء جامع مسجد دہلی کے جیسے میں دیا گیا ہے وہجہ تعلق رسالت جلد دوم ص ۴۳)

یہ تین عبادات قادیانی مذہب سے منقول ہیں قادیانی مرزا اور اس کے اذناب کی اس قسم کی عبادات شیعوں کی پیش کی جاتی ہیں جس میں وہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے شتم و بے حرکتی کو کا فریہ وین تصور خارج از اسلام ہونا قرار دیتے ہیں مگر اس کے باوجود خاتم المومنین کے معنی میں تخریب کرتے ہیں اور مذہب قادیانی کی طرح شتم و ذوقی شتم مراتب اور فضل و انبیاء و غیرہ اس قسم کے خود ساختہ معنی بیان کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کا سوا دھوکہ جو خاتم المومنین سے خارج ہوتا ہے اس میں کوئی غلط بات نہیں کوئی کمال نہیں بلکہ یہ معنی شایان شان محمدی نہیں ہیں۔

مسلمانوں کی حقیقت یہ ہے کہ ان کو بے بند یوں ہی نے مزارقا دیا جی کے لئے میدان صاف کیا تھا انہوں نے اپنی تمام تر توفیق و توفیق کی سادہ میں صرف کر دی ہے اور سرسبز الفاظ میں یہ کہہ

[illegible]

دیوبندی مرزائیوں کے کیوں مخالف ہیں؟

اب یوہندی مرزا بیوں کے اس لئے مخالف ہیں کہ اگر انے نبوت کے لئے میدان تو
نے صاف کر دیا تھا اور دعویٰ کا دیانی نے کر لیا چنانچہ کا دیانی بھی اپنے کتب و رسائل میں
یوہندیوں کا فتویٰ کی صاحب کی ان مرامات سے خاموش کر دیتے ہیں کہ جب کا فتویٰ کی صاحب
کے نزدیکی جس کو تم پیش خاں بہت کہتا ہو اس کے نزدیک حضور علیہ السلام کے بعد نبی پیدا
ہو جائے تو غایت محمدی کوئی فرق نہیں آتا جو آخر مرزا صاحب نے کیا تصور کیا ہے؟ ہاں تم نے
حضور کے بعد نبی کا پیدا ہونا ممکن کہا اور مرزا صاحب نے افضل نبوت کا دعویٰ کر دیا مگر مرزا صاحب
بھی اپنے آپ کو مستقل بالذات اور حق نبی نہیں مانتے بلکہ مجازی عرضی، روزی و نطقی نبی ہونے
کے دعوے دار ہیں اور مرزا صاحب کی ان عداوتی کی بنیاد زیادہ درختہ درختہ الٹا ہی ہے تختہ

۱۔ جب بد مذہبی حضرات نے مزاحیہ و حقیرانہ بیانات پیش کیے تو ان کے جواب میں مولانا صاحب نے بھی تحریر کیا کہ:

میں نے جب کہ حقیر و مشکوک ہے ۱۰-۲۰ بد مذہبی حضرات نے حقیرانہ اور مزاحیہ بیانات پیش کیے ہیں

حضرات کا یہ کہنا کہ ۳۰ " یہ کہہ کر غیبت کے مولانا صاحب اور امرا صاحب ایک ہی مخالف ہیں اس لئے ملنا ہے اس لئے ملنا وہی ہے" تحریر کرتے ہیں ملنا بد مذہبی حضرات مراء صاحب کی تحریف کے بارے میں اتفاق کرتے اور بد مذہبی حضرات کی تحریف پر لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں یہ وہی معاملہ ہے کہ ایک کان کان کا ہے ۱۱۔ اس لئے غیبت ۱۵ کا کہنا کہ بد مذہبی حضرات ہیں اس میں حقیر و مشکوک بد مذہبی حضرات کا کیا شمار

حقیر و غیبت ۱۵ کا کہنا کہ بد مذہبی حضرات کے لئے مذہب و کفر کا ہونا ہی ہے جیسے نیزہ ۱۱ اور مزاحیہ بیانات

ہے یہ اعتراض ہے ۱۲ اس لئے علامہ مولانا صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس میں ملایا نہیں

انس کی عبادتوں کا جواب مولوی محمد بخش صاحب سنبھلی نے خود یا ہے دوسرا ترجمہ یہ ہے اور
۱۱۰ میں القول بآلایہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما صاحب سنبھلی کی اصل عبارت میں درج شدہ ملاحظہ فرمائیں۔

قولہ اس کے بعد ہم ان فقہوں فقہوں کا صحیح مطلب عرض کرتے ہیں جو جو ذکر مولوی احمد رضا
خاں صاحب نے کفر کا مضمون بنالیا ہے ان میں سے پہلا رقم ۴۱ ص ۱۲۱ کا ہے اور یہاں حضرت مرحوم
اپنی مذکورہ بالا تحقیق کے موافق خامیت ذاتی بیان فرما رہے ہیں (ص ۱۲۱) اس موقع پر پوری
عبارت اس طرح تھی۔

”فرض اعتقاد اگر بائیں حقیموہ کی جائے تو میں عرض کر چکا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء
مذکورہ کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی نہیں اور کوئی
نئی ہودب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور رہتا ہے۔“ (فیضانِ مدینہ ص ۱۲۱)
یہ عبارت نقل کرنے کے بعد مولوی کی صاحب کی طرف سے سنبھلی صاحب نے جو
جواب دیا ہے وہ یہ ہے کہ مولوی کی یہ عبارت خامیت ذاتی کے متعلق ہے نہ کہ زمانی کے متعلق اس
کے بعد ص ۱۲۱ کی عبارت اس طرح نقل کی ہے۔

”ہاں اگر خامیت بمعنی انصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا کہ اس فقہدان نے عرض
کیا ہے تو پھر سوارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کا فرد مقصود و باطلق میں سے
معاشرہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقہ انبیاء کے افراد خارجی
ہیں آپ کی فضیلت ثابت نہ ہوگی بلکہ فرد مقصد پر بھی آپ کی فضیلت ثابت ہو جائے
گی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی کوئی نئی ہودو پھر بھی
خامیت محمدی میں چکھوڑی نہیں آئے گا اس عبارت کا بھی سنبھلی صاحب کے نزدیک یہ
جواب ہے کہ یہاں صرف خامیت ذاتی کا ذکر ہے نہ کہ زمانی کا۔“ (ص ۱۲۱)

دوبو بندی گورکھ چند:

”فقہ سنبھلی دوبو بندی فرق کا بایہ از مناظر اور دانش پوراز ہے (جس نے یہ کتاب ان

تمام دوبو بندی تفسیلات سے اخذ کر کے آخر میں لکھی ہے ہواں عبارت کفر ہے کے جواب میں بزرگم
خود دوبو بندی اکابر نے لکھی تھیں اور اس کا نام معرکہ القلم اور فیصلہ کن مناظرہ رکھا ان عبارات
نا تو ہی صاحب کا جواب دیتے ہوئے ایسا ہو کھلا کیا ہے کہ ایک ہی شخص ص ۱۲۱ میں اوپر جو کچھ
شعور مد سے لکھا ہے آکر خود ہی اس پر پانی پھیر دیا لکھتا ہے:

”فقہ برائیس کے ص ۹ پر حضرت مولانا (۱۲۱) نے جس (خامیت) کو خود
مقرر بنا دیا ہے وہ یہ ہے کہ خامیت کو جنس مانا جائے اور ختم زمانی اور ختم ذاتی کو اس کی دو
فوتیں قرار دیا جائے اور قرآن مزین کے لفظ خاتم سے یہ دونوں فوتیں بیک وقت مراد لے
لی جائیں لفظ خاتم انھیں کی تفسیر کے متعلق حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کے مسلک کا
خلاصہ صرف وہی قدر ہے جس کا حاصل صرف اتنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم
زمانی بھی ہیں اور خاتم ذاتی بھی ہیں اور یہ دونوں قسم کی خامیت آپ کے لئے اس لفظ خاتم
انھیں سے نکلتی ہے۔“

اسی صفحہ پر نیچے جا کر ص ۱۲۱ کی عبارت کے جواب میں لکھتا ہے:

”فقہ برائیس کی عبارتوں کا صحیح مطلب ان میں پہلا رقم ص ۱۲۱ کا ہے اور یہاں حضرت
مرحوم اپنی مذکورہ بالا تحقیق کے موافق خامیت ذاتی کا بیان فرما رہے ہیں۔“

”دروغ گورکھ چند ہاشم القزمشہوری ہے مگر نہایت افسوس کا مقام ہے کہ دوبو بندیوں
کے اس ذمہ دار مشہور وکیل نے کسی وجہ سے اعلیٰ کا مظاہرہ کیا ہے کہ ایک صفحہ میں اوپر نا تو تو ہی کا جتنا وہ
تحقیق معنی یہ بیان کرتا ہے کہ خامیت جس سے اور ختم زمانی ذاتی اس کی دونوں میں ہیں اور قرآن
مزین کے لفظ خاتم میں یہ دونوں فوتیں بیک وقت مراد ہیں اور نیچے ص ۱۲۱ کی عبارت کی تاویل میں
یہ کہتا ہے کہ حضرت مرحوم اپنی مذکورہ بالا تحقیق کے موافق خامیت ذاتی کا بیان فرما رہے ہیں اب
دوبو بندی ہی اس گورکھ چند کو مل کریں کہ مذکورہ بالا تحقیق اور مذکورہ ذمیریں تحقیق میں کیا جوڑ ہے
اگر مذکورہ بالا تحقیق درست ہے تو سنبھلی صاحب نے مجھے غلط لکھا ہے اور اگر مجھے والی تحقیق ٹھیک
ہے تو اوپر بالکل خلاف واقعہ بیان دیا ہے کوئی مرد میدان ہے جو اس سرسبز اقصاء بیانی میں تحقیق

خدا را! کچھ تو انصاف دیا۔ بات کے کام اور ایسی اکابر پرستی نہیں سید کی دوزخ میں لے جانے لگی۔ قیامت کے روز یہ مولوی جن کی تمنا جاگز نہایت اور طرف داری کر رہے ہو کبھی کام نہیں آئیں گے۔ بروہی قیامت سید عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی کام آئیں گے جن کی عظمت و احترام کو ہم پس پشت ڈال کر اپنے مستغ اور بے ادب ماہوں کی صریح کفر یہ عبارات کو اسلامی عبادت کرنے کے لئے ایڑی کی چوٹی کا زور دگا رہے ہو مگر تمہاری اس بیجا حمایت اور طرف داری نے ان کو کچھ فائدہ نہ پہنچایا بلکہ ان دوزخ کا زور و باطل تا دایات نے ان کو مزید کفر کے گڑھے میں دھکیل دیا آج بھی اس ناجائز طرف داری سے باز آ جاؤ بصدر حق دل تو پر کرنا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے بے صفت اور غلام بننا جو بفضلہ تعالیٰ ہم نے حق کو بالکل واضح کر دیا ہے اب تمہاری مرضی ہے کہ تا تو قیامت حرف قرآن اور مکر ختم نبوت کا اس باتھ میں رکھو یا خاتم النبیین شفیع الدنیین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں آ جاؤ۔

یہ چند سطور چند وصیحت کے طور اسطراد نوک قلم پر جاری ہو گئی ہیں اب مجھے ناظرین کرام سے عرض یہ کرنا ہے کہ تا تو قیامت صاحب کی ص ۱۳ اور ص ۲۸ کی عبارات کو تسلیم کرنے کے بعد مذکورہ خاتمیت زبانی باقی رہتی ہے نہ ذاتی مستحلی اور دوسرے ہم لوگوں کی یہ تو جبرید کہ یہاں پر تا تو قیامت صاحب نے خاتمیت زبانی نہیں بلکہ خاتمیت ذاتی مراد لی ہے اگر خاتمیت زبانی مراد ہوتی تو یہ عبارت ضرور کسر ہوتی کیونکہ کوئی ذی ہوش نہیں کہہ سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے ہونے سے خاتمیت زبانی میں کوئی فرق نہیں آتا قول جب فرق آتا ہے تو ختم نبوت کا اظہار ہوا اور یہ کلمہ ہے کہ تا تو قیامت حسین احمد صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت مولا (تا تا تو قیامت) صاف طور پر تحریر فرما رہے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر انجین ہونے کا مضر ہو اور کہے کہ آپ کا زمانہ اس انجینا کے زمانہ کے بعد نہیں بلکہ آپ کے بعد اور کوئی نبی آ سکتا ہے تو وہ کافر ہے۔

نوٹ یہ عبارت خدیبر الناس میں ان الفاظ کے ساتھ اہل سے آخر تک ہرگز کسی جگہ نہیں ہے خود اپنی طرف سے مصنف شہاب صاحب نے لکھ کر تا تو قیامت صاحب کی طرف منسوب کر دی ہے بہر کیف سنہلی اور تا مذکورہ صاحبان ہر دو کی عبارات سے واضح ہوا کہ خاتمیت زبانی کا اظہار کفر ہے اور تا تو قیامت کو اس کفر صریح سے بچانے کی صورت یہ بتائی ہے کہ:

یوں کہا جائے کہ خدیبر الناس ص ۱۳ میں ۲۸ کی عبارتوں میں خاتمیت سے مراد خاتمیت ذاتی ہے نہ زبانی نہیں کیونکہ مولا کا معنی عطا اور عطا دہی ہے جو پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ ۱۔ ختم زبانی ختم ذاتی کو اس کی دونوں طرف قرار دیا جائے اور قرآن عزیز کے لفظ سے یہ دونوں تو میں بیک وقت مراد لی جائیں (فیصلہ کا ملاحظہ ہو ص ۴)

سنہلی صاحب نے مذکورہ بالا اسٹو خدیبر الناس ص ۵ کی عبارت سے نکالا ہے تا تو قیامت صاحب نے لکھا ہے اگر یہاں خاتم مشر جس جس عام رکھا جائے تو بدرجہ اولیٰ قابل قبول ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تا تو قیامت کے اس قول مختار و متفق کو تسلیم کرنے کے بعد یہ کہنا کہ ص ۱۳ میں ۲۸ میں خاتمیت سے مراد اس نے صرف خاتمیت ذاتی لی ہے سراسر باطل ہے کیونکہ اس قول کا مختار و متفق ہونا میرے بقا کہ لفظ خاتم سے دونوں تو میں بیک وقت مراد لی جائیں اور اب تم صرف ایک نوع مراد لے رہے ہو جب تا تو قیامت ان عبارات میں صرف خاتمیت ذاتی ہی مراد لیتے ہیں تو ص ۳۴ فیصلہ کا مضر و کی ۱۰ تینوں صورتیں بھی غلط ہو جاتی ہیں جن میں تم نے یہ دھکی کر کیا تھا کہ تا تو قیامت صاحب کو خاتمیت زبانی اور ذاتی دونوں تسلیم ہیں اور اس کی چند صورتیں ہیں ایک یہ کہ لفظ خاتم کو خاتمیت زبانی اور ذاتی کے لئے مشترک معنوی مانا جائے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ایک معنی کو قطعی اور دوسرے کو مجازی کہا جائے اور آپہ کریمہ میں بطور عموم مجاز ایک ایسے عام معنی مراد لے جائیں جو دونوں قسم کی خاتمیت کو حاوی ہو جائیں۔

اب ان دونوں صورتوں کے ساتھ اپنی اس ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲

کرمائی کا" (فیصل کن مناظر ص ۳۹)

ایضاً رہی رہی ختم زمانی اس کا یہاں کوئی ذکر نہیں اور نہ کوئی ذی ہوش کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے ہونے سے خاتمیت زمانی کوئی فرق نہیں آتا (فیصل کن مناظر ص ۳۹)

بہر تقدیر اس کا دہلے سے تمہاری وہ دونوں صورتیں باطل کر دیں جن میں تم نے عموم و اطلاق کا قول کیا جب خاتمیت زمانی باقی مدعی تو پھر صرف خاتمیت ذاتی پھر بعض عام اور مشترک معنی مجموعہ چاروں طرح صادق آئے گا؟

اب رہتی تمہاری تیسری صورت جس سے تم نے بزعم خویش یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ختم زمانی ختم ذاتی کو لازم ہے اس لئے جب ذاتی پائی جائے گی تو زمانی بھی ضرور پائی جائے گی۔

تاوقتہ ی صاحب لکھتے ہیں درجہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدالات التزامی ضرور ثابت ہے (تقدیر اناس ص ۱۱) تسبیحی صاحب فرماتے ہیں:

"تیسری صورت یہ ہے کہ قرآن کریم کے لفظ خاتم سے صرف خاتمیت ذاتی مراد لی جائے مگر چونکہ اس کے لئے بدلہ بالکل عقلیہ و فکریہ خاتم زمانی لازم ہے اس صورت میں بھی خاتمیت زمانی پر آپ کریم کی دلالت بطور التزام ہوگی" (فیصل کن مناظر ص ۴۲)

صدر دیوبندی مولوی حسین احمد صاحب یوں رقم طراز ہیں:

"تیسرا طریقہ یہ ہے کہ لفظ ایک ہی معنی خاتم سے مراد ہوں اور وہ خاتمیت مرئی (ذاتی)

ہے اور اس کو خاتمیت زمانی لازم ہے۔" (شہاب قتب ص ۸۳)

تاوقتہ ی صاحب اور ان کے کئی خواہوں کی ان عبارات مذکورہ الصدور کا حال یہ ہے کہ خاتمیت ذاتی کو خاتمیت زمانی لازم ہے (اقول و بحول اللہ آجول) تاوقتہ ی صاحب کی عبارت ص ۲۸ میں جب یہ تسلیم کر لیا کہ اگر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا تو یہ امر بالکل ظاہر ہے کہ دستور مابین اصول و اداسام کے بعد

نبی بخود کرنے سے خاتمیت محمدی میں تو ضرور بالضرور فرق آجاتا ہے کہ اس صورت میں خاتمیت زمانی بالکل ہاتھ سے جاتی رہتی ہے چنانچہ تسبیحی صاحب بھی مانتے ہیں نہ کوئی ذی ہوش کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کسی نبی کے ہونے سے خاتمیت زمانی میں کوئی فرق نہیں آتا جب خاتمیت زمانی اس عبارت تاوقتہ ی سے باطل ہوگئی تو خاتمیت ذاتی جس کو تاوقتہ ی اور اس کے پیرو ملزوم مان رہے ہیں وہ بھی باطل ہوگئی کیونکہ بظان لازم بظان ملزوم کی دلیل ہے۔ لہذا تسبیحی علی من لا ادنی تعلق بالتحول لازم کے باطل ہونے سے ملزوم کا باطل ہونا اگرچہ مسلمہ کلیہ ہے تاہم اتمام حجت کے لئے ہم ان حضرات کے معتمد علیہ کی شہادت پیش کرتے ہیں حکیم الامتہ ابو بندہ چناں فاضل صاحب تھانوی اپنی کتاب حفظ الایمان مع تقریرہم ان کے ص ۱۹ پر لکھتے ہیں:

"اور لازم باطل ہے پس ملزوم بھی باطل ہے بالتحال"

ع دعی الاکھ یہ بھاری ہے گواہی تیری

ثابت ہوا کہ زمانی دیوبند تاوقتہ ی صاحب کی اس عبارت نے خاتمیت ذاتی اور زمانی ہر دو کا خاتمہ کر دیا ہے خاتمیت ذاتی کا صفایا تو تسبیحی وغیرہ نے خود ہی تسلیم کر لیا اور ذاتی کے انکار سے زمانی کا انکار بھی ان کے مسلمات سے پایا گی تو اب اعلیٰ حضرت عظیم المہرت رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بالکل حق ہوا اور ذیل کے اعلیٰ حضرت سے افتراء پر دازی اور قطع و بید کا التزام لگا کر اسر باطل ہو گیا یوں دیوبندی حقیق اور حرف آخر کا بھٹا بھی چورا سے میں بچوٹ گیا۔

وہ رضا کے بیڑے کی مار ہے کہ عدد کے سینے میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا مار ہے کہ یہ وادار سے پار ہے

تقدیر اناس کی کفر یہ عبارت ص ۳۳ کا جواب مولوی منظور تسبیحی نے یہ دیا ہے کہ:

"خاتم سے قطع زمانی مراد خاتمیت کو وہ ۱۱۰۰ نے عوام کا خیال نہیں بتایا بلکہ ختم زمانی میں حصر

کرنے کو عوام کا خیال بتایا ہے۔ اور ہم اس کے اس نظریے سے مولانا کو اختلاف ہے ورنہ

خاتمیت زمانی مع خاتمیت ذاتی لینا خواہ وہاں نامرہوم کا مسلک مختار ہے جیسا پہلے

عرض کیا جا چکا ہے" (ص ۵۳ جلد اول فیصل کن مناظر ص ۷)

میں کہتا ہوں کہ یہ نصر کا دعویٰ سراسر باطل ہے تاؤتوی کی عبارت ص ۳ میں کوئی کلمہ نصر کا موجود نہیں اگر کسی دیوبندی میں صحت ہے تو تاؤتوی کی عبارت سے کوئی کلمہ نصر نکال کر دکھائے منجلی صاحب نے عبارت ص ۳ میں نقل کی ہے۔

”بعدہ مسئلہ کے نقل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النہین معلوم کرنے چاہئیں تا کہ ہم جواب میں سچو وقت نہ دو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا باقی معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات چھوٹا ہے نہیں۔“

منجلی صاحب نے اعلیٰ حضرت پر اعتراض کیا کہ انہوں نے عبارت کو حاق و باحق نقل نہیں کیا حقیقت یہ ہے کہ خود منجلی صاحب سیاق و سباق سے صرف نظر کرتے ہوئے اپنی طرف سے ایک فرضی مفہوم نکال کر پچارے تاؤتوی کے دوسرے حصے ہیں اب ہمیں دیکھنے مع حصہ والی بچہ اپنی طرف سے نکالی ہے چنانچہ شروع میں ہم تقدیر الناس کی عبارت کا بیان مع تفصیل لکھ آئے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ خاتم النہین بمعنی آخر الانبیاء زمانہ کا کوئی صنف تقدیر نہیں مانتا ہے عاودہ ازیں اگر مولوی تاؤتوی کا مسلک مختار خاتمیت زمانی اور خاتمیت ذاتی ہے تو اس مسلک مختار کے بالکل برخلاف ص ۳۱ میں ۲۸ کی عبارتوں میں منجلی صاحب نے خاتمیت سے مراد صرف خاتمیت ذاتی کیوں لی ہے ہاں جناب اس مسلک مختار کے مطابق اس عبارت کا کیا معنی ہوگا۔ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی کوئی نبی پیدا ہوتا پھر بھی نہ ختمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا یعنی معاذ اللہ حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نبی تجویز کر لیا ہے تو حضور کی خاتمیت زمانی اور ذاتی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

ابھیچا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

لو آپ اپنے دام میں سیار آگیا

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام سے نصر کا دعویٰ نہیں بلکہ علماء و راہبوں میں سے بھی کسی نے تم (زمانہ میں) نصر کی تصریح نہیں فرمائی اور اگر علماء و سلف میں سے کسی کے کام میں نصر

کا کوئی لفظ پایا بھی جائے تو وہ نصر حقیقی نہیں جو کہ سوا نام عام کا خیال دیتا ہے جیسے بلکہ اس سے مراد نصر اضافی یا ظہری الیٰ تاویلات المعادہ ہے (فیصل کن مناظرہ)۔

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اور تمام علماء امت نے خاتم النہین کا معنی صرف آخر الانبیاء زمانہ ہی کیا ہے یہ دوسرا معنی آپ کے کوک نادان کی اپنی ایجاد ہے ورنہ دیوبندی تائیں کہ تاؤتوی صاحب سے پہلے یہ معنی کس نے کئے ہیں تقدیر الناس میں خود تاؤتوی صاحب کو تسلیم ہے مگر بوجہ کم الحاقی بڑوں (حضور علیہ السلام صحابہ تابعین تبع تابعین) و مفسرین سابقین کا ہم کس مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا فرق آگیا اور کسی نقل نادان (تاؤتوی) نے کوئی ٹھکانے کی بات کر دی تو کیا اسی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا۔

گاہ ہاشمہ کہ کوک نادان

از غلط بردہ زہرے

ہاں تاؤتوی صاحب نے جو کچھ تحریر معنی بیان کئے ہیں بالکل اسی کے مطابق مرزا قادیانی اور اس کے اتباع نے لکھا ہے تاؤتوی اور قادیانی صاحبان کے نقل ذاتی عرضی اصلی اور نقلی کے الفاظ سے نبوت کی تصریح کسی نے نہیں کی۔

قولہ: علماء راہبوں میں سے کسی نے نصر کی تصریح نہیں کی۔

اقول: جب حضور علیہ السلام و صحابہ کی تحریر کو ہم نہیں مانتے پھر اس کے بعد والے علماء راہبوں کو کیا مانو گے لیکن کم از کم یہ تو خیال رکھنا تھا کہ تمہارے اپنے اکابر نے بھی نصر کی تصریح کی ہے جن کے راہبوں میں انو باہیہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اپنے شیخ العرب و لغویہ کی تصریح ملاحظہ کیجئے:

حضرت علامہ (تاؤتوی) کا نزاع عام مفسرین کے ساتھ اس بارے میں ہے کہ اس آیت میں کون سے معنی پائیں اور کون سے معنی اعلیٰ اور حسن (شباب تا قب ص ۸۳ ص ۸۵) اب بتائیے کہ تاؤتوی صاحب کا نزاع عام مفسرین سے کیا ہے اس میں تسلیم نہیں کہ عام مفسرین تو یہی مانتے ہیں کہ خاتم النہین کا مفہوم زمانے کے اعتبار سے حضور علیہ السلام کا آخر

اُنہیں نبی ہونا ہے اور اسی کو نالوتوی مہوم کا خیال جاتا ہے۔

خاتم النبیین کے معنی مفتی شفیع کی زبان میں

مفتی محمد شفیع صاحب دیوبند لکھتے ہیں "ان اللغة العربية حاکمتہ ہاں معنی حاکمہ السین فی الایہ ہو آخر السین لآخر" (بدیع المہدین ص ۳۱) بے شک لغت عربی اس پر حاکم ہے کہ آیت میں جو خاتم النبیین ہے اس کے معنی آخر النبیین ہیں نہ پہلے اور یہی مفتی صاحب تعبیر روح المعانی سے اس معنی پر اجماع امت نقل کرتے ہیں۔

"اجمعت علیہ الامة فیکفر مدعی خلافة" (بدیع المہدین ص ۳۵) امت نے خاتم کے یہی معنی ہونے پر اجماع کیا ہے اس کے خلاف کافر کوئی کرنے والا کافر ہے۔

یہی مفتی صاحب ختم النبوة فی ۱۸ فارسطو عدیو بند ص ۸ پر تصریح کرتے ہیں آپ نے خبر دی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی ہے کہ آپ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ یہ کام بالکل اپنے کاہری معنوں پر محمول ہے اور جو اس کا منہمک نگاہر الفاظ سے سمجھ میں آتا ہے وہی بغیر کسی تاویل یا تفسیر کے سراسر اسے پس ان دونوں کے کفر میں کوئی شک نہیں جو اس کا انکار کریں اور یہ قطعی اور ایمانی عقیدہ ہے۔

دیوبندی علما اور شاہ کبیری خاتم النبیین کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والظہر الحتم الزماني ولا يجوز تركه فان مراد الانبياء بحسب اللغة العربیة انه انتفت نبوته لاحد من رحلكم وحلت محلها نبوته وحنمتا فكمذا ان الایة بوء (لاحد من رحلكم وحلت محلها نبوته وحنمتا فكمذا ان الایة) انتفت رأسا فكمذا النبوة بعده واما الحتم بمعنی انتهاء ما یلغرض الی ما بالذات فلا يجوز ان يكون طهر هذه الایة لان هذا المعنی لا يعرفه الا اهل المعقول والفلسفة والتبریل بآول متاعلم لغته العرب لا علی الدعیات

المحرجہ (مختصر ۱۱۱ اسلام ص ۲۰۶)

یعنی آیت کا تفسیر ختم زمانی ہے اور اس کا ترک جائز نہیں اس لئے کہ لغت عربی کے اعتبار سے آیت سے مراد یہ ہے کہ تبار سے مردوں میں سے ہر ایک کے لئے نبوت منجی ہے اور اس کی جگہ ختم نبوت نے سنی ہے جس طرح نبوت بالکلیہ منقطع ہے اسی طرح حضور مایہ السلام نے بعد ختم نبوت بھی بالکلیہ منقطع ہے لیکن ختم کا یہ معنی کہ مابا عرض کا قصد مابالذات پر ختم ہو جاتا ہے انہما کہ نالوتوی صاحب نے تجزیہ الناس میں کیا ہے (پس نہیں جائز ہے کہ یہ آیت کا تفسیر ہو کہ اس لئے کہ یہ معنی صرف اہل قتول اور قلعہ کے ہاں ہی معروف ہے اور قرآن لغت عرب کے لغتنامہ پر اترتا ہے نہ کہ بغایت مجاہد ہے"

یہی انور شاہ شیری اسی کتاب کے ص ۲۰ پر لکھتے ہیں

ان الامة اجمعت علی الحتم الزماني والعتانیت الحقیقة فالقرآن لقطعیت الثبوت والإجماع القطعیة الدلالات ومثل هذا الإجماع یکفر محالہ ختم زمانی اور ختمیت حقیقیہ پر امت کا اجماع ہے پس قرآن سے اس کے قطعی الثبوت ہونے کی وجہ سے اور اجماع سے اس کے قطعی الدالات ہونے کی وجہ سے اور اسے اجماع کا مخالف کافر ہوتا ہے۔

یہی دیوبندی فاضل اپنے رسالہ خاتم النبیین میں لکھتے ہیں:

"ادارہ مابالذات و مابا عرض حرف فلسفہ است تعرف قرآن مجید و حوا رب و لکلم راجع کو لایا وہ الالہت بر آں" (خاتم النبیین ص ۳۸) اور مابالذات اور مابا عرض کا ارادہ

نالوتوی صاحب لکھتے ہیں عرض خاتم ہوا ایک امر اضافی ہے بے منافی الیہ تحقیق نہیں ہو سکتا جس قدر اس کے منافی الیہ ہوں گے اس قدر حاقصہ کو فروغ ہوگی (تقدیرا اس ص ۴۳) اس لئے حضور کے بعد بھی نبی آئے گی تب ہی ثابت ہوتا ہے اور یہ تمہید ہے کہ صرف انبیاء کے تبار سے ہی منور مایہ السلام خاتم نہیں بلکہ بعد میں آئے انہوں کے اعتبار سے بھی خاتم ہیں اور یہ بیان کیا ہے کہ اس معنی سے منور کی لائن وہاں ہو جاتی ہے اور یہی مراد صاحب لکھتے ہیں۔ عدا الفرق بینہ و بین القادہانی۔

عرف قلند ہے نہ عرف قرآن مجید اور محاورہ عرب اور قرآن کی (ناقوتی کے اس من گھڑت معنی پر) اس پر دلالت ہے نہ ایما۔

یہ ہے یا بند یوں کے غافل متقی کی تحقیق جس نے ناقوتی کی سنبھلی تاثر دی در سنبھلی اور کادوری کی تمام بات پر پانی پھیر دیا ہے اور لکھنے خاتم کے عام سامنے کے بعد صرف خاتم وافی پر اس کو قبول کرنا اصول فقہ کی رو سے بھی درست نہیں۔

دفع بند یوں کے شیخ الاسلام شہید احمد عثمانی لکھتے ہیں،

"العام عندنا لا یحمل علی الخاص" عام ہمارے نزدیک خاص پر محمول نہیں ہوتا ہے۔ (فتح المبین ص ۱۹)

دفع بند یوں کے معروف درسا کا مجدد اشراف نے شیخ الحدیث مولوی اورنگ کاظمی کو لکھتے ہیں،

"لفظ خاتم جب کسی قوم یا جماعت کی طرف منسوب ہوگا تو اس کے معنی صرف آخر اور ختم کرنے والے کے ہوں گے" (مسک الختام ص ۵)

یہ صرف کلمہ ہصر کا ہے یا نہیں۔

ایضاً "خاتم انجیلین کے جو معنی ہم نے بیان کئے یعنی آخر انجیلین تمام آئمہ امت اور علماء عربیت اور تمام علماء شریعت عہد نبوت سے لے کر اب تک سب کے سب یہی معنی بیان کر آئے ہیں۔ ان شاء اللہ تم ان شاء اللہ تعالیٰ ایک حرف بھی کتبہ تفسیر اور کتب حدیث میں اس کے خلاف نہ ملے گا۔" (مسک الختام ص ۴)

ایضاً "خلاصہ کام یہ کہ خاتم انجیلین کے معنی آخر انجیلین کے ہی ہیں جس نبی پر یہ کتاب اتاری ہے اس سے اس آیت کے یہی معنی سمجھو اور سمجھاؤ اور چونکہ صحابہ نے اس نبی سے قرآن اور اس کی تفسیر یہی انجیلوں نے بھی یہی معنی سمجھے وہمکن شدہ فلیقولوا ومن عندنا فلیکتبہم" (مسک الختام ص ۴۵)

خاتمیت زمانی کے سامنے والے فقہاء تعالیٰ اہل سنت و جماعت ہیں اور اس میں تاویل

محرک بنے اسلئے ناقوتی دھماکی اور اس کے اسباب ہیں۔

سنبھلی صاحب نے پہلے دوسرے سے ختم زمانی میں ہصر کے انکار کیا پھر آخر میں یہ چکر لگائی اور کہ ملائے سلف میں کسی کے کلام میں ہصر کا کوئی لفظ پایا جائے تو وہ ہصر حقیقی نہیں بلکہ ہصر اشائی ہے "بالنظر فی ذلک بولات الملاحدہ" (مخلص فیمل کن مناظر ص ۵۲)

خوب کہی جتا ہے وہ ملاحدہ ناقوتی اور اس کے حمایتی ہی ہیں جنہوں نے معنی خاتمیت زمانی میں قاسمہ و غلبہ کی ہیں اور قادیانی کے لئے میدان صاف کر دیا تھا ورنہ عام مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ مراد خاتمیت سے فقط خاتمیت زمانی ہے۔

جیسا کہ آپ کے تاثر دی صاحب فرماتے ہیں عام مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ مراد

خاتمیت سے فقط خاتمیت زمانی ہے۔ (اشہاب الاثر ص ۸۳)

سوال: صاحب تحذیر الناس نے خاتمیت محمدیہ کا انکار نہیں کیا ہے بلکہ اس کی ص ۱۳، ۲۸ کی دونوں عبارتوں کے شروع میں لفظ بالفرض موجود ہے اور مراد اس فرض سے فرض محال ہے جیسا کہ قرآن کریم میں وارد ہے ﴿ان کان للرحمن ولد فانا اولیٰ العابدین﴾ لہذا اگر (الفرض) ممکن کی ادا ہوئی تو میں پہلے عبادت کرنے والوں سے ہوتا ایسے ہی ﴿ولولکون فیہما ینہا والا فلیو لکشدقہ﴾ اگر زمین و آسمان میں متعدد اول ہوتے تو وہ دونوں قاسم ہو جاتے (ای قرابتا من الانام) یہ بات اور ان کے ہم نواؤں کا زمرہ خویش مایہ ناز امتداد ال ہے مگر سنبھلی صاحب نے باقی تحریکات کی طرح اس پر اتکا زور نہیں دیا صرف فیمل کن مناظر ص ۲۸ ص ۱۳ کی یہ عبارت نقل کر کے لکھا اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہوتا بدستور باقی رہتا ہے نیچے حاشیہ ص ۲۸، ۱۳ کی یہ دو عبارتوں کے بالفرض پر یہ حاشیہ لکھا ص ۲۱ یہ بالفرض کا لفظ بھی قابل لحاظ ہے مگر اس پر کوئی مزید تبصرہ نہیں کہ اس قابل لحاظ سے وہ کون سا لفظ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

جواب اول: یہ بالفرض فرض محال کے لئے نہیں ہے کیونکہ سنبھلی وغیرہ نے ان عبارتوں کی تاویل کی ہے یہاں پر خاتمیت ذاتی مراد ہے تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ جب خاتمیت

سے مراد وہی ہے تو پھر یہ فرض محال کیسے ہوا اگر اس فرض کا ثبوت بھی ہو جائے تو نفوتوی کی اس مضمومہ خاتمت میں کوئی فرق نہیں آتا ہے فرق تو خاتمت زمانی میں آتا ہے جو تیسروں سال سے مسلمانوں کا قتل و ہراسی مندر ہے۔

ثانیاً: نفوتوی صاحب نے ص ۱۳ کی عبارت کے منہ میں اور منشی صاحب نے بھی ص ۴۹ میں لکھا ہے کہ ”اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد وہی ہو جی تو جب بھی آپ کی اس خاتمت میں کچھ فرق نہیں آئے گا“ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ بالفرض دونوں عبارتوں میں ایک جیسا ہے اب نفوتوی کی تحذیر الناس سے میں ثابت کرتا ہوں کہ اس کے نزدیک یہ فرض محال نہیں بلکہ اس کا قرآن بھی داتا جائے اس حرف قرآن کے نزدیک حضور مایہ السلام کی شان بدھ جاتی ہے کیونکہ وہ تو لغت خاتم کا قائل ہے ”ایک طبقہ کاشعور کو خاتم ماننے سے حضور کی شان کے لئے گم ہو جاتے ہیں چنانچہ لکھتا ہے“ اور صورت انکار اور معلوم خاتمت کے ماتحت مضمون میں سے ایک ہی حصہ باقی رہ جاتا ہے (تحذیر ص ۲۵) اور اسی تحذیر کے ص ۳۵ پر لکھا ہے بعد لفظ مضاف میں مضمومہ فرق مراتب انبیاء کو دیکھ کر یہ سمجھیں کہ کلام انبیاء سابق اور انبیاء مآتہات کلامی صلی اللہ علیہ وسلم سے مستور ہیں انبیاء سابق کے بالحد مل یہ انبیاء مآتہات کو نہ ہو سکتے رہا جن کے آئے کو حضور کے زمانہ میں اور بعد ص ۱۳ میں جائز قرار دیا ہے ان کے زیادہ فضیل دیکھنی ہو تو تحذیر الناس ص ۳۵ کا مطالعہ کیجئے۔

نفوتوی صاحب کے نزدیک انبیاء مآتہات والا قول اہل فہم کا ہے اور انبیاء مآتہات نہ ماننے والوں کو فہم اور خاتم الانبیاء ماننے والوں کو قائل ہونا چاہئے اگر اس بالفرض کو فرض محال سے کبھی تعبیر کیا جائے تو نہ ہمارا کام بالفرض پر تو نہیں بلکہ اس عبارت پر ہے کہ خاتمت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا ہمارے نزدیک اس فرض کے باوجود بھی خاتمت محمدی میں ضرور فرق آئے گا۔

۱۔ بلکہ اگر انبیاء و انبیاء ہی اسی طرح انجیل تسلیم کریں (تحذیر ص ۲۵) اور ان سے کا ایک خاتم دیکھنی نفوتوی خاتمت میں کوئی فرق نہیں آئے گا کیونکہ ان سب کی بابت عرض ہوئی۔

مندرجہ ذیل جیسے فقرے پڑھ کر قارئین کرام فیصلہ خود فرمائیں۔

۱۔ اگر بالفرض وہ خدا بھی مان لے جائیں تو حیدرہ اندکی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

دوبند یہ دانتا کیا تو حیدر میں فرق آئے گا یا نہیں؟

۲۔ اگر بالفرض ختم نبوت کے مفسرین کے سر تن جدا کر دیے جائیں تو ان کی زندگی میں کوئی فرق نہیں آئے گا کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند افرق آئے گا یا نہیں؟

۳۔ اگر بالفرض کوئی گستاخ رسول نام نہاد منکر حقیقہ و باہی دیوبندی لڑی ہوئی کو تین عداوتیں دے دے پھر بھی اس کے کلام میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

۴۔ نفوتوی صاحب کی بیجا حمایت کرنے والے اب بتائیں کہ بالفرض تین عداوتیں دینے کے بعد کلام میں فرق آئے گا یا نہیں آئے گا؟

تو جناب ۱۱۔ ہمارا اعتراض بالخصوص اس جملہ پر ہے فرق نہیں آئے گا اور بالکل بعینہ

اسی طرح دیوبندیوں کے جتنے اسلام باہی دیوبند محمد قاسم صاحب نفوتوی نے بھی لکھا ہے۔

”اگر بالفرض بعد زمانی نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمت محمدی

میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔“ (تحذیر الناس ص ۲۸)

ہماری پیش کردہ مثالوں میں لفظ بالفرض موجود ہے فرض محال ماننے کی صورت میں وہ

قابل اعتراض نہیں ہے بلکہ قابل مواخذہ یہ لفظ ہیں کچھ فرق نہیں آئے گا جملہ اہل اسلام کہتے کہ

بالفرض حضور کے بعد کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمت محمدی میں ضرور فرق آئے گا کیونکہ اس صورت میں

حضور زمانے کے اعتبار سے آخری نبی نہیں رہیں گے حالانکہ حضور کی خاتمی زمانی قرآن کریم

احادیث متواترہ اور تحقیق اجماع امت سے ثابت ہے کلام سابقہ اور نفوتوی صاحب چونکہ اس ختم

زمانی کو جہاں کا خیال ہوتا ہے اس میں کوئی انبیاء نہیں مانتے اسے اوصاف حد میں شمار نہیں

کرتے آیت خاتم انجیل سے ختم زمانی ثابت کی جائے تو قرآن کریم کو یہ ربط ہوتا ہے جسے اور خاتم

کا ایک حدیثی کتاب وسنت و اجماع امت کے خلاف گھڑتے ہیں اس لئے یہ لکھتے ہیں کہ

حضور کے بعد نبی کے پیدا ہونے سے خاتمت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا نظر میں کرام ہم سے

بفضل تعالیٰ دین کی تائید و یاریات فاسدہ کا رد و بلیغ کر دیا ہے اہل انصاف اس سے انجمن طریقی کچھ چاہیں گے کہ اہل حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ کا فتویٰ بالکل برحق ہے اس پر بھی اگر کوئی شخص عناد اور حسد دھڑکی کی وجہ سے اہل حضرت پر طعن و تشنیع کرے تو اس کی مرضی ہے کہ یہ یاد رکھے!

فیوف تری اذا انکشف العداۃ

لغوس تحت وجھک ام حمار

سوالات و روضات السنان:

سوال اول: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا جو قرآن عظیم میں منصوص اور مسلمانوں کے ضروریات دین سے ہے صرف یہ لفظ ضروریات سے ہے معنی کچھ گڑھ لیجئے یا ان کے کوئی معنی ضروریات سے ہیں نقد پر تالی و معنی کیا ہیں؟

سوال دوم: جو معنی کو ایک شخص تیرہ سو برس کے بعد تراشے اور ان کے ایجاد کنندہ مومن کا خود بھی مقرر اور وہ مترتب ہونا تو سلف صالحین سے آج تک کسی سے ان کا حصول نہ ہونا خود ان کے حدیث پر شاید عدل ہو گیا و ضروریات دین سے ظہر میں ہے یا وہ معنی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین آئمہ دین سے متواتر اور عام مسلمانوں میں دائر و سائر ہیں و ضرورت دین سے ہوں گے ضروریات دین کے کیا معنی ہیں؟

سوال سوم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ و تابعین و آئمہ دین نے خاتم النبیین کے یہی معنی بتائے کہ حضور نبی ہدایت ہیں اور انبیاء نبی ہدایت ہیں اور باعرض اور باعرض القہر ہدایت ختم ہو جاتا ہے معنی خاتم النبیین اگر بتائے ہوں تو نبوت، پیغمبر نہ بتائے ہوں تو اقرار کیجئے کہ واقعی یہ حدیث محدث ہے اور ضروریات دین سے واقعی معنی اول ہیں؟

سوال چہارم: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ و تابعین و آئمہ دین بتاتے آئے ان کو خیال عام کہنے اور ضروریات دین کا منکر ہونا یا نہیں اس سے صحابہ و آئمہ دین کی خبر رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کو محاذ اللہ معنی قرآن مجید سے جا مل و نا فہم ظہر لایا یا نہیں ایسا ظہر اسے والا کافر ہونا مسلمان بنی ہو یا بدین بندہ شیطان؟

سوال پنجم: جو معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ و آئمہ سے متواتر اور مسلمانوں میں ضروری دینی ہو کر دائر و سائر ہیں وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ انور میں یا حضور کے بعد کسی نبوت ملنے کے منافی ہیں یا نہیں اگر نہیں تو صاف کہہ دیجئے کہ حضور کے بعد کتنے ہی جدید نبی ہوں معنی آیت و احادیث کے کچھ خلاف نہیں اور اگر ہیں تو زمانہ اقدس میں یا حضور کے بعد دوسرا نبی جو یہ کرنا معنی متواتر ختم نبوت کے خلاف اور اس میں ضرور ظلل انداز اور جو اس کا منکر ہوا و ضروریات دین کا منکر ہو کر کافر ہوا یا نہیں؟

سوال ششم: ختم زمانی کا انکار کفر ہے یا نہیں اگر ہے تو ای وجہ سے کہ وہ ختم نبوت کی آیت و احادیث کے اس معنی متواتر ضروری دینی کے خلاف ہے یا کسی اور من گڑھت وجہ سے در نقد پر تالی و وجہ بتائے قرآن وحدیث و کلام آئمہ سے اس کا ثبوت دیجئے بر نقد پر اول جو اس معنی کو خیال عام بتا چکا اور خود وہ معنی کڑے کہ نبی جدید پیدا ہونا منافی ختم نبوت ہے تو کس سوسہ سے ختم زمانی کے منکر کو کافر کہہ سکتا ہے اس کی دلیل ثبت کفر یہ کیا کہتے؟

سوال ہفتم: جب کہ اس کے معنی پر نبوت جدیدہ منافی ختم نبوت نہیں تو ختم زمانی وہ کہاں سے ثابت کرے گا کیا اس کا ختم نبوت سے جس کے وہ معنی اس نے خیال جہاں ظہر ادا کیے یا تو باطل ہے اور دوسری کوئی دلیل نہیں تو وہ خود بھی ختم زمانی کا حقیقہ منکر ہوا یا نہیں اور اس کے منکر کو کافر کہہ کر خود اپنے کفر کا منکر ہوا یا نہیں کیا اپنے کفر کا اقرار کافر کو کفر سے بچا لیتا ہے؟

سوال ہشتم: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت جدیدہ کا صرف وقوع ماننا کفر ہے اس کی تجویز کفر نہیں یا تجویز بھی کفر ہے بر نقد پر اول آئمہ کرام کے کام سے نبوت دیجئے بر نقد پر دینی تجویز کفر ہے تو اس لئے کہ منافی ختم نبوت ہے یا اور کسی وجہ سے ہے بر نقد پر تالی اس وجہ کا بیان و ثبوت اور بر نقد پر اول جو قائل وقوع کافر کہے اور آپ نبوت جدیدہ کو خلاف ختم نبوت بتانے وہ کافر ہو گا یا نہیں اگر دوسرے ہوں جس میں ہر ایک کا انکار کفر ہو جائے ان میں سے ایک نے منکر کو کافر

کے اور دوسرے کا خود بخیر و اس کا پہلے کے مکر کو فراموش اور دوسرے کے انکار سے خود کا فریبے کے کیا مانتی ہو سکتا ہے؟

سوال نهم: اللہ عزوجل کے سامنے واللہ انصاف، اللہ انصاف، اللہ انصاف، ایک ولید چاہے عوام کے خیال میں تو اللہ تعالیٰ کا واحد ہونا یا حق ہو کہ اللہ کیلئے بجا خدا ہے مگر اہل فہم پر روشن ہوا کہ خدا تو احد و دو میں بالذات چھوٹا یا تئیں عرش بھی ایک ہی ہے اور سب میں بچنے کی زمین بھی ایک ہی ہے اور آدم بھی ایک ہی ہے اللہ بھی ایک ہی ہے مگر مقام حمد میں لا الہ الا اللہ فرمایا کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف حمد میں سے نہ کہے اور اس مقام کو مقام حمد قرار دیتے تو اہل حق چاہے یا تبار تباری و توحید ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی بلکہ دھانے تو حید اور بات پر ہے جس سے تہائی و خود خود و نحو لازم آجاتی ہے تفصیل اس امرائی کی یہ کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات کے آگے شتم ہو جاتا ہے اصل کے آگے ظل کو کوئی حق نہیں پہنچتا ہے خدا کے لئے کسی اور خدا کے نہ ہونے کی وجہ اگر ہوتی ہے یعنی ممکنات کے وجود اور نکالات و وجود سب عرضی معنی یا عرض میں سوا ہی طور خدا کی تو حید کو تصور فرمائیے یعنی وہ موصوف بوصف الوہیت بالذات ہے اور سوا اس کے اور ہوں تو موصوف بالعرض ہوں گے اور وہ کی الوہیت اس کا فیض ہوگی پھر اس کی الوہیت کسی نہیں تو حید بمعنی معروض و تہائی و وجود لازم ہے اگر بطور اطلاق یا عموم کا تو حید کو کوئی اور سب سے عام لے لیتے تو پھر دونوں طرح کی تو حید اور ہونگی پر ایک مرد ہو تو شایان شان الہی تو حید مرتب ہو نہ کوئی اور جھٹھے ہو چھٹے تو میرے خیال ناقص میں تو وہ بات ہے کہ سابق مفسر انکار ہی نہ کر سکے وہ یہ کہ تو حید و تعدد یا تعدی ہو گیا و تعدی یا مرتب ہی نہیں تو میں ہیں باقی مطلوب تو حد و تعدد ان تینوں کے حق میں جن اور طالع ہے کہ شش چشم و شش معانی میں ان تینوں میں ہوں امید نہیں ہوا تو حید کو حید و تعدد کہے نہیں نہ کہے مطلقہ و تعدی چاہے اگر موصوف تو حد بھی کوئی مقید ہی عام ہی ہو کر لیا جائے تو بہتر ہو سوا اگر اطلاق و عموم ہو تب تو حید و تعدد ہے ظاہر و دور نہ تسلیم فرمادہ کو حد کوئی بدالذات التواضعی شرارت ہے اور تعریف سے قرآن وحدیث اس بات میں کافی یکو کہ یہ مضمون اور چہ تو اثر کو کچھ

کیا ہے پھر اس میں بھی منصف ہو گیا کو الفاظ مذکورہ تو حید کوئی بلند مرتبہ اور مستقل نہ ہوں جیسا تو از اعداد اس سے فرائض و تفریق با جیسا اس کا مکر کا فریبے ایسا ہی اس کا مکر بھی کا فریبے کا فربش تو حید اگر جائز معنی ہو جائے جائے جو میں نے عرض کیا تو اللہ کا واحد و تعدد اس میں ہی نظر سے خاص نہ ہو گا بلکہ بالفرض ازل میں بھی نہیں اور کوئی خدا سو جی بھی اللہ کا واحد و تعدد باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ ازل میں کوئی خدا پیدا ہوا تو پھر بھی تو حید الہی میں کچھ فرق نہ آئے گا (الہی) ولید چاہے کا کام ختم ہوا سب استقامت ہے کہ ولید جو ازل میں یا بعد ازل میں پیدا ہوا ہو نہ کو تو حید الہی کے کچھ متناقی نہیں جانتا کا فریبے یا نہیں اور اس کا واحد و تعدد باقی رہتا ہے و خود ہی مستوا اور اس کا مکر کا فریبے اس مکر سے کیا جانے گا ہاں اس نے تہائی کا کام دوسرا خدا مانے کا فریبے اس سے اتنا سمجھا گیا کہ وہ خود خدا ہو جس مانتا مکر اس کی تہائی تو کرتا ہے اور دوسرا خدا پیدا ہونے کو تو حید الہی کے کچھ متناقی نہیں جانتا یہ کیا مکر نہیں تو اس کی اگلی تفسیر خود اس کے اس پچھلے مکر کو کیا اعتراف نہیں نہیں و ضرور قطعاً یقیناً کا فریبے اور شایان اس کی تہائی مانے کو اس کے سر پر جو تاویل کا نوکرا دھرتے ہیں اسے تو کفر سے چٹائیں گئے خود اس کے ہاتھ کفر کے گزرتے میں گرتے ہیں کہنے حق ہے یا نہیں ہے تو قبول و انہیں تو جہد مل بیان کرنا۔

سوال نهم: کیا جگر منجس ذاتی جائز الوقوع ہوتا ہے آپ لوگ جو معاذ اللہ کذب باری کا کمان ذاتی کہتے اور بخلاف مسلماناں اس کے تجویز کرنے والے کو کافر کہتے ہیں اگر یہ قطعاً تجویز جائزہ تو حید کے قائل ہو جیسا کہ کتاب مستطاب سبحان اسمہ ہن سے ثابت ہے تو امکان و جہد نہ کو فربش خود بھی جانتے ہو پھر معتد اسعد شریف ص ۱۰۹ کی عبارت کریں کہ کا جانتا ہے تقدیر اناس سے فربش پر چسنا کمال و قہر ہے یا نہیں معتد اسعد شریف تو ہم اللہ تعالیٰ ایک نماز یا قہر تصنیف ہے آج تک کسی جاہل نے جاہل مسلمان نے بھی تقدیر اناس کی یہ نہ باتیں کی ہیں کہ شتم زبانی میں چھوٹا یا تئیں اس کا مراد لیں کا کام اللہ کو مکمل کر دینے شتم ہونے کے یہ کیا ہیں اور نبی بالعرض ہیں نبی سلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہ ہو کر باقی خاتم النبیین ابان تو انہیں کفر اور کہاں و ہر حق کہ جو تہجد یہ ممکن الوقوع نہیں ہوا ہے ممکن الیقین لے جا رہے

خیر و امکان ذاتی ہے وہ بھی تعدد و خاتم نہیں دو خاتم انھیں جوہر و محال بالذات ہے جو معتقد اس سب سے
ارشادات عالیہ ہیں یہاں فرق نہ سمجھتا تو اس سے بھی جڑ تو ہو حضرت مولوی معنوی قدس سرہ نے
فرمایا کہ

انچہ انس مکتدہ یوزنہ ہم آں کرمہ ویند ہم
او نماں بدہ کہ سن کردم چو او فرق رائے چید آن استیزہ جو
وہاں تھال تاقی استے اتنا بھی نصیب نہیں اور فرق کی طالب۔

واللہ اعلم بالصواب

سوال: کیا تہذیب و انان کی برسرِ عبادات حضرات مس ۲۸، ۱۲، ۲ چاہتے ہیں تو الگ الگ پڑھا
جائے یا جنوں کو جو گر چہ عبادت کے مستقل کفر اور اسلام کے اصولی عقیدوں کے خلاف نہیں؟

اس کے باوجود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ اتہام کہ
انہوں نے حرام الخمرین میں قطع برید کر کے تین مختلف جگہوں سے عبادت کے لے کر جوڑی ہیں
(جب یہ کفر یہ عبادت ہی ملتی ہے) سراپا غلط نہیں ہے؟

سوال: کیا تو ان ثلاث میں نبوت بالذات اور باعرض اور ختم زمانی اور ذاتی کی تقسیم کا کوئی ثبوت
ماتا ہے؟ اگر نہیں مانتا ہے تو کیا یہ احداث فی الدین نہیں ہے؟

سوال: کیا نبی نبوت میں تکفیل جائز ہے تو نبوت میں کھینچنے اور نہ نبوت بالذات اور نبوت
باعرض کا کیا مفہوم ہے یہ پوچھنے کو قرآن کریم منہم لغت عرب میں نازل ہوا ہے موصوہ اور
مصحف و فتویٰ و تہذبات سے اس کی تفسیر چاروں جنس کی تعلیمی فی الہم پر کوال عامہ اور شاہ تفسیری

سوال: کیا قرآن کی کتبہ ہمارے جائز ہے کیا تمام حقائق اور منہجی علمی تفسیر کے خلاف
نہ تم انھیں کی تفسیر دینی رائے سے، فتویٰ صاحب نے بیان کر کے تفسیر ہمارے کار کا کتاب نہیں
کیا ہے؟

سوال: کیا اگر کوئی شخص صریحاً کفر کرے اور اس سے پوچھ کرے کہ نبی کا فتویٰ صاحب نے

تہذیب و اناس میں ختم نبوت کا اقرار کیا ہے اگرچہ مناظرہ عجیبہ میں کیا ہے کہ میں ختم زمانی کو مانگتا ہوں
تو یہ کہنا ساریت کلمات کثر سے تو یہ سمجھا جائے گا؟

فائدہ: ہم نے اختصار کی وجہ سے ان عباس کے بارے میں معلومات درج نہیں کئے اس
بارے میں جو شخص تصدیقات چاہتا ہے وہ القول الطبیخ اور التہذیب کی طرف رجوع کرے تہذیب
اناس کا اول رد ما مدعاہم بخش صاحب ساکن آئول یولی نے پورا شدہ مدت کیا اس کا نام تہذیب
انجہال ہے فقیر نے وہ رسالہ آباد کراچی میں جناب ایوب قادری مرحوم اور سیدی و مرشدی
مولانا ابوالکلام صاحب لاہوری قدس سرہ کے ذاتی کتب خانہ میں دیکھا ہے۔

تہذیب و اناس کے متعلق ایک اہم فتویٰ

بعض دیوبندی ناشران عوام کو دھوکا دیتے ہیں کہ شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر
المدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ مصنف تہذیب و اناس کی تفسیر نہیں کرتے ہیں اس لئے اس
بارے میں حضرت مولانا کا ایک تفصیلی مکتوب شائع کیا جا رہا ہے اصل مکتوب مولانا حافظ
نصرت علی سیالوی مالک مکتبہ قریدیہ سائیبوال کے پاس ہے۔

نصیب رہے گی وہ قوم عزیز علیہ ما عشتہ حریض علیہم بالقرآن میں
 رہے وہ وقت رحیمہ کا رہہ رکھنے والے رسول ہیں اب بتائیے موصوف بالذات مقام عدل
 والا اشکال حل ہوا یا نہ؟ اور مستدرک منہ اور مستدرک کے مابین مماثلت مجہول آئی یا نہ؟ اور
 مستدرک منہ اور زوائد خارج ہو یا نہ؟

مصنف تحذیر الاناس ان چند علمی مصلحات کا ذکر وہ بھی باطل ہے نکل اور بے ربط کرے
 ہوئے اپنی عامیاندہ نظر و فکر پر پردہ نہ ڈالے گا اور التزاماً منکر احادیث صحیحہ اور خصوص متواترہ و قطعیہ
 ثابت ہونے کے علاوہ وہ شاذ عن الجماعہ و فارق الجماعہ ثابت ہوا۔
 لہذا فقیر کا فتویٰ عدم تکفیر اس فرضی زید کے متعلق ہے نہ کہ مصنف تحذیر الاناس کے لئے
 والحق ما قد قبل فی حقہ من قبل العلماء الاعلاء۔

فقیر محمد قمر الدین الدیالوی

سجاد و نشین آستانہ عالیہ سیال شریف

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت ﷺ فرماتے ہیں

ایمان کے حقیقی وہابی ہوئے کو دو باتیں ضرور ہیں، محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم اور محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم، تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کسی نبی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی وہابی، کتنی ہی محبت کا علاقہ ہو، جیسے تمہارے باپ، تمہارے استاد، تمہارے چچ، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے اصحاب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشند، جب وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کریں، اسلام، تمہارے قلب میں ان کی عظمت، ان کی محبت کا نام و نشان نہ رہے، فوراً ان سے الگ ہو جاؤ، ان کو دودھ سے کبھی کی طرح نکال کر پھینک دو، ان کی صورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ، پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے، دوستی، الفت کا پاس کرو، اس کی مولویت، محبت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ کچھ تھا محمد رسول اللہ ﷺ ہی کی غلامی کی بناء پر تھا جب یہ شخص ان ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا؟ اس کے جیسے علمائے پر کیا جائیں، کیا بہتر ہے یہودی جیسے نہیں پیٹتے، ہمارے نہیں باندھتے؟ اس کے نام و علم و علم ہی فضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بخیر ہے پادری، کثرت ظنی بڑے بڑے علم و فنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے مقابل تم نے اس کی بات بنائی چاہی اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی بنائی یا اسے ہر نہ سے بدتر نہ مانے جانا یا اسے بُرا کہنے پر نہ مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پردائی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو مذاہب تم ہی انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے۔ قرآن وحدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دور نکل گئے۔ مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ہوگی وہ ان کے بدگوئی و نفرت کر سکتے گا اگرچہ اس کا حق یا استاد یا پھر حق کیوں نہ ہو، کیا جسے محمد رسول اللہ ﷺ تمام جہان سے زہا، و پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدت و نفرت نہ کرے گا اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو، اللہ اپنے حال پر رحم کرے۔

(تمہید ایمان، ص ۶-۷ مطبوعہ لاہور)